

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ الْيُوقِيْرِ مَنْ يَشَاءُ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل منبہ ۸۲۵

The ALFAZL QADIAN



مقدمین و بانی

قیمت ہفتگی

سالانہ سے
شش ماہی
سہ ماہی
تیس ماہی
مختص نام
بفصل
پنجرا

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

فی پرچہ

مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء شنبہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض سٹیشنوں سے قادیان تک ریلوے کرایہ

المنیہ

اجاب کوٹوالہ قادیان ریلوے کا اجراء مبارک ہو۔ تمام مہمان جلسہ پر قادیان تک سفر ریلوے میں کریں۔ حتی الامکان موٹر وغیرہ کی سہولت نہ کی جائے۔ نہ صرف نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں پر بلکہ تمام ہندوستان کے ریلوے سٹیشنوں پر براہ راست قادیان کا ٹکٹ مل سکے گا۔ پس تمام اجاب براہ راست قادیان کے ٹکٹ خریدیں۔ اسٹیشن ماسٹران اور کننگ کلرکوں پر ذرا زور دے کر بھی ٹکٹ قادیان کے لئے جائیں۔ براہ راست منزل مقصود کا ٹکٹ لینے میں کرایہ کا فائدہ رہتا ہے۔ کیونکہ قبلاً لمبا سفر ہو۔ اتنا ہی کرایہ میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ ریلوے کا آرڈر بھی تقریباً ٹکٹ لینے کا ہے۔ اجاب اپنے اپنے سٹیشنوں پر ذرا پہلے آجائیں تاکہ اگر قادیان کا ٹکٹ چھپا ہوا موجود نہ ہو۔ تو کننگ کلرک ٹکٹ بنا کر بھی دے سکیں۔ امرت سرایاٹالہ کے ٹکٹ نہیں۔ بلکہ قادیان خاص کے ٹکٹ خریدیں۔ ہر اسٹیشن پر فاصلہ کا حساب کر کے ٹکٹ بنایا جا سکتا ہے۔ مثلاً سے قادیان (ریلوے) ۱۲ میل ہے۔ مندرجہ ذیل سٹیشنوں کا تقریباً کلاس کرایہ قادیان تک تقریباً حسب ذیل ہے:-

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ناساز ہونے کے باعث نماز جمعہ ۱۲-۱۳ دسمبر حضرت مولوی شیر علی صاحب سے پڑھائی۔ اور خلیفہ میں اجاب جماعت کو حضرت شیخ موحود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کی تلقین فرمائی۔
۱۵- دسمبر سرکل انسپکٹر صاحب موسیٰ علیہ السلام ہائی سکول قادیان کے سائز کے لئے تشریف لائے۔
مولوی غلام رسول صاحب راجکی ۱۶- دسمبر رنر میرنگل ضلع سیالکوٹ تبلیغ کے لئے گئے۔
۱۷- دسمبر شہسودھی سپارو کے دل آزار مضمون کے خلاف صدرائے اجتماع بلند کوٹے کی عرض سے لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام جلسہ مسلمانوں کا عام جلسہ ہوا۔ تدبیر مزارت جناب شیخ بیغوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم منقذ ہا۔ جس میں توجہ تفریہوں کے بعد حکام اور ہندو لیڈروں کو اس ناپاک مضمون کی طرف توجہ دلائی گئی۔

نام سٹیشن	ایک طرفہ تقریباً کلاس	دو طرفہ تقریباً کلاس	نام سٹیشن	ایک طرفہ تقریباً کلاس	دو طرفہ تقریباً کلاس
بھٹنہ	۶۵	۳۰	حیدرآباد سندھ	۶۰	۳۰
دہلی	۴۰	۵۰	کوٹ کپورا	۱۰	۲۰
دہلی شاہدرہ	۵۰	۵۰	میرٹھ مشہر	۴۰	۵۰
فانڈلکا	۶۰	۳۰	سہارن پور	۶۰	۴۰
غازی آباد	۶۰	۵۰	راولپنڈی	۸۰	۳۰
دھار	۸۰	۴۰	جسلم	۸۰	۲۰

وصیتیں

۲۹۰۲ میں محسن دہلوی غلام قادر قریشی پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۱۸ء ساکن مسلمان ضلع جالندھر حال مقیم فیروز پور شہر بقائمی ہوش دوحاس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ جولائی ۱۹۲۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد ایک مکان بختہ (دق) دو منزلہ قیمتی تریاڈ ٹیڑھ ہزار روپیہ واقعہ شہر فیروز پور قسوری دروازہ نیز ایک مکان فاقہ قیمتی تقریباً چار سو روپیہ جو مسلمان میں ہے اور راضی ۳۲ کتال واسطے تعمیر مکان محمد ارجمت قادیان میں بنام برادر خورد ماسٹر محمد علی اظہر ہے۔ مکان واقعہ مسلمان اور راضی واقعہ محمد ارجمت ہر دو میں میرا حصہ ہے۔ میرا گزارہ ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیت اپنی ماہوار تنخواہ کا پانچ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اور بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے پانچ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر بھروسہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔

العبد۔ فاکسار محمد حسن نعیم خود گواہ شد۔ فاکسار علی محمد کلارک لٹری اکوٹس فیروز پور۔ گواہ شد۔ محمد عبدالملک فیروز پور۔ سن ۱۹۰۵ء میں محمد مبارک دلیری بخش قوم کلھوڑہ عباسی مبلغ سندھ ۳۰ سال بیعت اپریل ۱۹۱۸ء ساکن صوبہ ڈیرہ ریاست خیبر پور میں بقائمی ہوش دوحاس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ اگست ۱۹۲۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ ماہوار آمد ۸ روپیہ ہے میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا پانچ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا نیز بوقت وفات میری جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔ فقط والسلام العبد فاکسار محمد مبارک احمدی مبلغ سندھ گواہ شد۔ میرا نام بخش خاں سکریٹری انجمن احمدیہ صوبہ ڈیرہ گواہ شد۔ محمد انوار قوم کلھوڑہ عباسی ساکن صوبہ ڈیرہ

۱۹۲۱ء میں امت السلام زوجہ سید محمد احمد عمر ۲۰ سال بیعت ۱۱ مارچ ساکن مولانورانی تحصیل ضلع ہوشیار پور بقائمی ہوش دوحاس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ اگست ۱۹۲۱ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو اس کے پانچ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھروسہ وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی ماہر مارہ میزان کل ماہر العبد۔ امت السلام زوجہ سید محمود احمد گواہ شد۔ سید محمد احمد خاں صوبہ گواہ شد۔ عبدالعزیز دلیر میرا بخش سنگر ضلع جالندھر قسوری دروازہ

۱۹۲۱ء میں فضل بی بی بنت مرزا عنایت علی قوم مغل عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت زمانہ حضرت مسیح موعود ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش دوحاس بلا جبر واکراہ آج

عرق نور

یہ عرق سرخ التائیر کثیر الفوائد ارزاں قیمت آپ کو کیا فائدہ دے گا۔ اگر امراض جگر باقی میں مبتلا ہیں۔ یا آپ گرم سرد ہو گئے ہیں۔ یا آنکھیں زرد۔ بدن پھیکا پڑ گیا ہے۔ یا خون کی کمی سے آپ کمزور ناتوان ہو گئے ہیں۔ یا بسبب کسی مرض کے جوڑوں میں درد ہے۔ یا جسم پھول گیا ہے۔ سانس چڑھا جاتا ہے۔ یہ عرق آپ کو چند روز میں توانا کر دے گا۔ مصفی خون اعلیٰ ہے۔ جسم میں خون پیدا کر کے آپ کو سرخ رنگ بنا دے گا۔ ہزاروں مریض اچھے ہوئے ہیں۔ جو بسبب امراض جگر مایوس ہو گئے تھے۔ استورات کیلئے باجھن کی یہ ایک ہی دوائی ہے اس کے استعمال سے ماہواری خرابی دور ہو کر قابل تولید بچہ دانی ہو کر مراد حاصل ہوتی ہے۔ ایام استعمال میں پرہیز کوئی نہیں۔ جو چاہیں کھائیں۔ کام کریں۔ غسل کریں۔ یا دو ان فوائد کے قیمت صرف ایک روپیہ ایک بوتل میں ۱۶ خوراکی ہوں گی۔ خرچ ڈاک بذمہ خریداری بیرونیات میں خشک دوائی روانہ کی جائیگی۔ پرہیز ترکیب ساتھ ہو گا۔

- ۱۔ مرض بوا سیر خونی مجہد مسہفہ عشرہ میں آرام ہو جاتا ہے۔ مسہ خود نکل جاتے ہیں۔ یا مریض خود نکال لیتا ہے۔ یا نکال لئے جا سکتے ہیں۔ مسہ نکلنے میں نہ خون نکلیگا نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ قیمت تین روپیہ سے
- ۲۔ عرق اسرار حیدرہ۔ اس سے درد شقیقہ ایک منٹ میں جاتا رہتا ہے۔ پھر ۱۴ سال تک نہیں ہوتا خورد شیشی ایک اونس ایک روپیہ
- ۳۔ عرق حیرت انگیز رشید یہ۔ شیر خوار بچوں کی رنگ ایک خوراک سے جاتی رہتی ہے۔ پھر خود نہیں کھتی
- ۴۔ عرق پر اسرار۔ اس سے درد عصابہ ایک منٹ میں دور ہو جاتا ہے۔ مگر چھ روز متواتر استعمال کرنا چاہیے۔ قیمت دو روپے
- ۵۔ دوا سیاہی مائل سفوف عزیزہ۔ تریاق افیون خواہ کسی نے خود کشی کے لئے کھائی ہو۔ یا کسی نے کھلا دی ہو مریض قریب المرگ ہونے لگا ہو۔ اس کی زندگی میں اگر ۲۰ منٹ باقی ہیں۔ تو اس سفوف کے اندر جانے سے ۱۰ منٹ میں ہوش آ جائیگا۔
- ۶۔ سفوف ہرگز خراب نہیں ہوتا قیمت ۲ چھٹانک پانچ روپے۔ دمہ کے مریض اور بوا سیر کے مریض جلسہ پر آنے والے کے ہمراہ آدیں۔ تو انشاء اللہ ان ہی ایام میں اچھے ہو کر واپس جا دیں گے۔ قیمت چار روپیہ
- ۷۔ ڈاکٹر نور بخش منشی گورنمنٹ انڈیا اینڈ افریقہ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بتاریخ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں نے اپنی موجودہ جائداد کا پانچ حصہ مبلغ ۱۰۰۰ داخل خزانہ کر دئے ہیں۔ علاوہ اس کے میری ماہوار آمد مبلغ ۱۰۰۰ کے قریب ہے۔ میں تازیت اپنی ماہوار آمد کا پانچ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی پانچ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔ فقط گواہ شد۔ انجمن احمدیہ گواہ شد۔ غلیل احمد العبد۔ نشان انگوٹھ فضل بی بی۔ گواہ شد۔ عبد الرحیم کارکن امور عامہ

۱۹۱۸ء میں سعیدہ بیگم زوجہ بابو ذریعہ قوم راجپوت عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ڈاکخانہ لاہور تحصیل ضلع لاہور بقائمی ہوش دوحاس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے پانچ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھروسہ وصیت داخل کر کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات قیمتی مبلغ سات سو روپیہ کا ہے۔ جن میں پانچ سو روپیہ ہے۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی پانچ حصہ عائد ہوگا۔ المرقوم

۳۱ دسمبر ۱۹۲۱ء۔ العبد۔ سعیدہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد۔ ذریعہ خاں خاندن موصیہ گواہ شد۔ ظفر اسلام برادر موصیہ۔ گواہ شد۔ محمد علی اللہ

ہفتہ وار دور جدید لاہور

افق سے آفتاب اچھا لگیا دور گراں خرابی

خزاں کی رت پلٹ گئی۔ غفلتوں کے دن گزر چکے۔ افسوس کی کا موسم ختم ہوا۔ نیند کا ظلم ٹوٹ گیا۔ نہر و پلٹ شائع ہو چکی۔

اب ہم میں اور دور جدید

قدر جدید: اصلاح، تعمیر، تنظیم کی آبی دعوت ہے۔
 دور جدید: شیخ آندہ ای کے ظہور کا پیغام ہے۔
 دور جدید: اسن و اتحاد کی مالگیر شدت ہے۔

دور جدید کا مقصد

۱۔ عالم کی تربیت ۲۔ مسلمانوں کی سیاسی تنظیم ۳۔ بین الاقوامی حالات کی پہنچ ۴۔ مسلمانان ہندوستان کی سیاسی حالت کی شناخت ۵۔ ہم مغربہ دار اخبار مولانا قریشی کی اوقات میں لاہور سے شائع ہوا ہے۔ تاکہ مسلمانوں کو وہ بات و نصیحت کی طرف جہاں ملک کی سیاسی آزادی، استقلال و وطن کے علم نصیب کیے جا رہے ہیں۔ صحیح طور پر متوجہ کیا جاسکے۔ قیمت سالانہ روپیہ ششماہی ۱۰ روپیہ

میں اخبار دور جدید لاہور

ہر ایک اشتہار کی صحت کا ذمہ دار خود شہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

مذہب علیقا دور دورہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

۱۹۲۶ء میں عصمت احمد درمیاں نظام الدین قوم راجپوت چند عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۵ دسمبر ۱۹۲۶ء ساکن گجرات ڈاکخانہ تحصیل و ضلع گجرات حال بائل گج تحصیل منگمری بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک مکان پختہ واقعہ محلہ موری دروازہ گجرات ہے۔ جس کی قیمت کا اندازہ آٹھ سو روپیہ ہے۔ اس جائداد کے بل حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ۲۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بہ وصیت حصہ جائداد کے طور پر داخل خزانہ انجمن مذکورہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ ۳۔ اگر میری وفات پر میری جائداد کوئی مزید ثابت ہو تو صدر انجمن احمدیہ قادیان اس کے بھی بل حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد: عصمت بقلم خود موسیٰ بائل گج تحصیل منگمری گواہ شد: ڈاکٹر محمد اشرف پسر میاں عصمت اللہ گواہ شد: بقلم خود اصرافاں والد ابراہیم سکند بائل گج تحصیل منگمری:

۱۹۱۷ء میں چراغ بی بی زوجہ ڈاکٹر کرم الہی صاحب مرحوم قوم راجپوت عمر ۵ سال ساکن امرتسر بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ۱۔ آنکھوال حصہ از مکان ملوکہ ڈاکٹر کرم الہی صاحب مرحوم قیمتی تختینا ایک ہزار روپیہ (۲۰) روپوں طلائی قیمتی تختینا پانچ سو روپیہ۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ اور نہ ہی میری کوئی مستقل آمدنی ہے۔ لیکن میں اپنے گزارہ سے دسواں حصہ عد رہا ہمار بطور حصہ آمد بھی ادا کرتی رہی ہوں۔ میری اس جائداد کے بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور یہ بھی بحق انجمن مذکورہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک انجمن مذکورہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ اس وصیت کے ساتھ میں مبلغ ۳۰۰ روپیہ نقد بطور قیمت حصہ جائداد داخل خزانہ کرتی ہوں۔ فقط والسلام خاکسار چراغ بی بی

۱۹۲۵ء گواہ شد: ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب انجمن احمدیہ امرتسر گواہ شد: چوہدری محمد بخش وزیر ہند پسر امرتسر **۱۹۳۵ء** میں نصرت جہاں بیگم زوجہ ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب قوم قریشی عمر ۲۷ سال ساکن امرتسر بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اس کے ساتویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بہ وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ میری

موجودہ جائداد زیورات قیمتی پانچ سو روپے ہر دو سو روپیہ کل سات روپیہ ہے۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء۔ العبد: نصرت جہاں بیگم۔ گواہ شد: ڈاکٹر قاضی محمد منیر خاندان موصیہ گواہ شد: عبدالرحیم علی پور **۱۹۳۵ء** میں رابعہ بی بی زوجہ محمد عبدالستور جم جم راجپوت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مہراہ اور زیورات طلائی حصہ کا ہے۔ میں اپنی اس موجودہ جائداد کے بل حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھتی ہوں کہ اگر میری وفات پر کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط کا تب محمد کرم الہی کرم پوری العبد: رابعہ بی بی موصیہ گواہ شد: کرم الہی سکریٹری و صاحب سال دار قادیان گواہ شد: عبید اللہ بقائمی بقلم خود ملازم حکیم محمد عمر صاحب قادیان

۱۹۱۶ء میں غلام فاطمہ بنت راجپوت ساکن امرتسر ڈاکخانہ امرتسر تحصیل و ضلع امرتسر بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف زیورات در کپڑے قیمتی ۱۳۲ روپیہ کے ہیں۔ اس کے بل حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں نیز میری وفات کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور نہ ثابت ہو تو اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط ۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء غلام فاطمہ موصیہ گواہ شد: خاکسار بہادر شاہ احمدی بقلم خود مدرس ایم۔ بی سکول کٹرہ حکیمان امرتسر گواہ شد: ان بخش احمدی برادر موصیہ بقلم خود

۱۹۱۹ء میں برکت علی ولد محمد فاضل قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تخمیناً ۵۵ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۱۵ء ساکن بستی شیخ درویش ڈاکخانہ فاضل تحصیل و ضلع جالندھر بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد حسب ذیل ہے (۱) مکان محلہ دارالرحمت قادیان قیمتی ۳۰۰۰ روپیہ (۲) مکان دہن بابو فیروز دین والا داقتہ قادیان مشترکہ بالہیہ خود حصہ پر بار۔ میرے حصہ کی قیمت ۹۰۰ روپے (۳) زمین محلہ دارالرحمت قادیان ایک کنال قیمت ۲۵۰ روپے (۴) مکان جدی بستی شیخ جالندھر مشترکہ با برادر کلان خود میرا حصہ قیمتی تقریباً ۱۰۰۰ روپے۔ (۵) زمین ذراعتی دہن قادیان ۴۰۰۰ روپے۔ (۶) پراڈیٹنٹ فنڈ و نقد تقریباً ۴۰۰۰ روپے جس کی کل قیمت موجودہ حالت میں اندازاً ۱۳۱۵۰ روپے ہے۔ میرا گزارہ اس جائداد کے علاوہ آند پر ہی ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۲۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازمیت اپنی ماہوار آٹھ کاپے حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ بوقت وفات میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی میں کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو

اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط (ذوالصاحب) برکت علی بقلم خود ملازم دفتر ڈی۔ جی۔ آئی۔ ایم بائل گواہ شد: عبداللہ خاں صیہ احمدی لی اسے ساکن موضع چلیکے ضلع سیال کوٹ حالوار شملہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء۔ گواہ شد: محمد رفیق احمدی ساکن بھاکوٹھی۔ تفصیل و ضلع سیال کوٹ حالوار شملہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء **۱۹۶۶ء** میں شجاعت علی ولد شیخ سعدی صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۰ سال سبیت اپریل ۱۹۶۶ء ساکن موضع مردوی تحصیل سنگر در ریاست جتید بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سر دست میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ والد مظلوم کاسیہ بھٹیل خدا تم سر پر ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آدھ روپے ہے۔ جو آج کل مبلغ ۱۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آٹھ کاپے حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہ جنوری ۱۹۶۶ء سے اس پر عمل جاری ہوگا۔ فقط المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء۔ العبد محمد شجاعت علی احمدی موسیٰ بقلم خود حال مقیم ملک کٹوا کوئی میں۔ ڈاک خانہ میوانی پور کلکتہ۔ گواہ شد ابو ظہر محمود احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ گواہ شد محمد عبدالحمید۔ گواہ شد ابو الفتح محمد عبدالقادر۔ گواہ شد دوست محمد۔ **۱۹۲۲ء** میں زینب زوجہ عبداللہی قوم شیخ پیشہ عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن سیال کوٹ شہر ڈاک خانہ تحصیل و ضلع سیال کوٹ۔ بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ انجمن مذکورہ قادیان میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات محض ۸۶۵ روپے ہیں فقط خاکسارہ زینب زوجہ عبدالحی۔ احمدی حال سکند خنیجا مشرقی افریقہ۔ گواہ شد خاکسار عبدالحی احمدی عنہ خاندان موصیہ گواہ شد فضل بن احمدی جماعت احمدیہ **۱۹۱۸ء** میں علی محمد ولد الدختر خاں احمدی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال سبیت پیدائشی احمدی ساکن بستی زردار تحصیل سنگر ضلع ڈیرہ غازیخان۔ بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۹ صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار تنخواہ ۳۴ روپے ہے۔ میں تازمیت اپنی ماہوار آٹھ کاپے حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط۔ العبد سعد علی محمد مدرس ٹیڈل سکول نکالی بقلم خود گواہ شد۔ شیخ محمد بقلم خود برادر کلان حقیقی۔ گواہ شد شیر محمد خا احمدی نبرہ موضع بستی زردار بقلم خود

اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط (ذوالصاحب) برکت علی بقلم خود ملازم دفتر ڈی۔ جی۔ آئی۔ ایم بائل گواہ شد: عبداللہ خاں صیہ احمدی لی اسے ساکن موضع چلیکے ضلع سیال کوٹ حالوار شملہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء۔ گواہ شد: محمد رفیق احمدی ساکن بھاکوٹھی۔ تفصیل و ضلع سیال کوٹ حالوار شملہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء **۱۹۶۶ء** میں شجاعت علی ولد شیخ سعدی صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۰ سال سبیت اپریل ۱۹۶۶ء ساکن موضع مردوی تحصیل سنگر در ریاست جتید بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ سر دست میری کوئی جائداد نہیں ہے۔ کیونکہ والد مظلوم کاسیہ بھٹیل خدا تم سر پر ہے۔ اس وقت میرا گزارہ ماہوار آدھ روپے ہے۔ جو آج کل مبلغ ۱۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آٹھ کاپے حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ماہ جنوری ۱۹۶۶ء سے اس پر عمل جاری ہوگا۔ فقط المرقوم ۲۵ دسمبر ۱۹۶۶ء۔ العبد محمد شجاعت علی احمدی موسیٰ بقلم خود حال مقیم ملک کٹوا کوئی میں۔ ڈاک خانہ میوانی پور کلکتہ۔ گواہ شد ابو ظہر محمود احمد امیر جماعت احمدیہ کلکتہ۔ گواہ شد محمد عبدالحمید۔ گواہ شد ابو الفتح محمد عبدالقادر۔ گواہ شد دوست محمد۔ **۱۹۲۲ء** میں زینب زوجہ عبداللہی قوم شیخ پیشہ عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء ساکن سیال کوٹ شہر ڈاک خانہ تحصیل و ضلع سیال کوٹ۔ بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۱۹۲۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ انجمن مذکورہ قادیان میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات محض ۸۶۵ روپے ہیں فقط خاکسارہ زینب زوجہ عبدالحی۔ احمدی حال سکند خنیجا مشرقی افریقہ۔ گواہ شد خاکسار عبدالحی احمدی عنہ خاندان موصیہ گواہ شد فضل بن احمدی جماعت احمدیہ **۱۹۱۸ء** میں علی محمد ولد الدختر خاں احمدی بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال سبیت پیدائشی احمدی ساکن بستی زردار تحصیل سنگر ضلع ڈیرہ غازیخان۔ بقائمی ہوش دوحاس بلاجیر واکراہ آج بتاریخ ۹ صاحب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار تنخواہ ۳۴ روپے ہے۔ میں تازمیت اپنی ماہوار آٹھ کاپے حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی بل حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط۔ العبد سعد علی محمد مدرس ٹیڈل سکول نکالی بقلم خود گواہ شد۔ شیخ محمد بقلم خود برادر کلان حقیقی۔ گواہ شد شیر محمد خا احمدی نبرہ موضع بستی زردار بقلم خود

احباب کرام کیلئے نئے سال کے نئے علمی و روحانی تحفے!

تقریر طیبہ ۱۹۲۶ء

یہ حضرت فضل عمر ایہ السنہ نصرہ العزیز کی وہ پیش بہادر نفاذ سے پر تقریر ہے۔ جو حضور نے جلد سالانہ ۱۹۲۶ء کے پہلے دن فرمائی۔ اپنے آقا و مولا کے کلمات طیبات کو حیران بنانے والوں اور ان کو دوسروں تک پہنچا کر ثواب حاصل کرنے والے دوستوں کے لئے اسے کتنا بی شکل بیٹھا دیا جا رہا ہے۔

چار آنے (۲)

حضرت مسیح موعود کا زمانہ

یہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایہ السنہ نصرہ کی وہ حرکتہ الہامیہ تقریر ہے۔ جو حضور نے جلد سالانہ ۱۹۲۶ء کو دوسرے دن فرمائی۔ اور جس کی اشاعت کیلئے احباب ایک سال سے تقاضا فرما رہے تھے۔ اب بہت بڑے اہتمام سے چھپ رہی ہے۔ امید ہے۔ دوست اسے زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر غیر تقسیم کرینگے۔ کیونکہ اسی میں اس ہتم بالشان سوال کا مکمل طور پر جواب دیا گیا ہے جو عام طور پر مختلف پیرایوں میں غیروں کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود کے دنیا میں آکر کیا کیا ہے؟ اگر اس حقائق سے ملامت تقریروں کو غیروں تک پہنچا دیا جائے۔ تو پھر قطعی ناممکن ہے۔ کہ وہ اس سوال کا تسکین بخش جواب سن کر صداقت کے آگے سر تسلیم خم نہ کریں؟

وہ ستر ایسی وہ چیز ہے جسے ملک میں کثرت کیلئے پھیلا دینا چاہیے۔ پھر دیکھنا کس قدر شاندار نتائج نکلتے ہیں؟
حجم تقریر ۲۴ صفحات سائز ۱۰x۱۲ دلائی کاغذ کی قیمت
۴ روپے تقسیم کرنے والوں کو سیکڑہ اور بیسی کاغذ
کی قیمت ۴ روپے تقسیم کرنے والوں کو سیکڑہ
سیکڑہ جو لاگت ہی کے قریب ہے۔

پورٹ ٹیکس وراثت ۱۹۲۸ء

پچھلے سالوں میں بھی مجلس مشاورت کی رپورٹیں جمعیتی رہی ہیں۔ مگر اب کے جو رپورٹ چھپ رہی ہے۔ وہ ان سے کہیں زیادہ مکمل اور مفید ہے۔ اس دفعہ اس میں قادیان کے ہر ایک صیغہ کی الگ الگ کارگذاری بھی دکھائی گئی ہے تاکہ احباب جماعت کو معلوم ہو۔ کہ مرکز میں کیا کیا کام ہوتے ہیں۔ یہ قابل فخر چیز دوسروں کو بھی دکھانی جا چکے ہیں۔ حجم تقریر ۱۵۰ صفحات میں سو صفحہ قیمت صرف ۵ روپے

دوسرا حصہ برگزیدہ سوال غیبی مقبول

اس کتاب کا پہلا حصہ ۱۹۲۵ء کے موقع پر ہی بک گیا تھا۔ اب اس کا دوسرا حصہ شائع کیا گیا ہے جس میں پہلے سے بھی زیادہ شاندار مضامین اور نظریں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان عانی میں جمع کی گئی ہیں۔ اور وہ بھی صوبہ کی سب عیسائیوں ہندوؤں سکھوں اور آریہ سماجیوں کی جن کی کل تعداد بائیس لاکھ ہے۔ ممکن نہیں کہ غیر مسلم اسے پڑھیں اور آقا کے دو جہان کے لوح خوار نہ ہوں۔ حجم ۱۰۰ صفحات قیمت صرف ۵ روپے

ہندو اور گھامیوں کے لیکچر

یہ وہ مجموعہ تقریر ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح ایہ السنہ نصرہ کی تحریک پر ملک کے مختلف سربراہ اور ہندو یعنی اور گھامیوں کے لیکچر کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر نظریں فرمائیوں اور عظیم احسانات پر فرمائیں۔ یہ ایسی پیش بہا چیز ہے۔ کہ دوست اسے کثرت سے خریدیں۔ اور نہ صرف خود پڑھیں گے۔ بلکہ غیر مسلموں کو بھی پڑھائیں گے۔

ملنے کا پتہ۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

پہلی بار چھپ رہے ہیں تروید آریہ سماج میں سے لیکچر

ان میں آریہ سماج ہی کی مسلم اور مسند کتابوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ موجودہ دید ہرگز ایسی کتاب نہیں۔ جو دنیا کی ہدایت و رہنمائی کر سکے۔ کیونکہ یہ تو انسانی سمجھ اور فہم سے ہی قطعی بالاتر ہے۔ چہ جائیکہ اسے پڑھ کر کوئی عمل کر سکے۔ یہ بالکل نیا مضمون اور نئی تحقیق ہے۔ احباب ہندوؤں خریدیں اور پڑھیں۔ حجم ہر دو حصہ ۲۲۲ صفحات قیمت۔ ارادہ سیکڑہ ۴ روپے

دوسری دفعہ طبع ہوگا دنیا کا محسن

یہ وہ بے نظیر اور اپنے طرز کی پہلی تقریر ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح ایہ السنہ نصرہ نے، ارچون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر نظریں فرمائی تھی۔ جو پہلی بار پانچ لاکھ چھپوانے کے باوجود ہاتھوں لاکھ بک گئی۔ اب اسے حضور کی نظر ثانی کے بعد دوسروں کے مہم تقاضوں پر دوسری مرتبہ پبلش کرنے کی ضرورت پڑی ہے تاکہ اسے زیادہ اہتمام کے ساتھ شائع کیا جا سکے۔ قیمت ۴ روپے تقسیم کرنے والوں کو سیکڑہ ۴ روپے میں ملے گی۔

تیسری مرتبہ شائع ہو رہا ہے مسلمانوں کے حقوق اور ہندو رپورٹ

یہ وہ ہتم بالشان مضمون ہے جو حضرت امام جماعت احمدیہ نے مسلمانوں کو ہندو رپورٹ کے ہنگامہ اثرات سے بچانے کیلئے رقم فرمایا۔ یہ پہلی دفعہ الفضل میں چھپا۔ پھر دوسری بار اڑھائی ہزار کی تعداد میں کتابی صورت میں شائع کیا گیا۔ مگر چونکہ وہ چھپنے کے ساتھ ہی فروخت ہو گیا۔ اس لئے دوستوں کی مزید فرمائشات پوری کرنے کیلئے تیسری بار چھپوایا جا رہا ہے۔ جن احباب نے ابھی اس پیش بہا ضروری مضمون کو نہیں منگوا یا۔ جلد اپنی فرمائشیں بھیج دیں۔ نی نسخہ ۴ روپے سیکڑہ ۴ روپے

چوتھا ایڈیشن نکلے گا کشتی نوح

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ تعلیم پر مشتمل تصنیف ہے جو کئی ماہ ہو گئے ختم ہو چکی تھی۔ مگر چونکہ اس کی مانگ ہر ستور تجارتی رہی۔ اس لئے اعلیٰ کاغذ بہترین لکھائی اور دیدہ زیب چھپائی سے مزین کر کے چوتھی بار شائع کیا جا رہا ہے۔ اپنے آقا و مولا کی اس لطیف پاکیزہ تصنیف کو خرید کر غیروں میں بھی تقسیم کیجئے۔ تاکہ ان حضروں پر نور کی تعلیم کا علم ہو۔ اور آئندہ بہرہ ور اعتراف کرینگے۔ پر ہرگز کریں۔ قیمت ۶ روپے

ملنے کا پتہ۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان (پنجاب)

قادیان میں سکنی اراضی

قادیان ریلوے لائن انٹار انڈیا ۲۰ دسمبر ۱۹۲۸ء سے کھل جائیگی۔ اسوقت تک اسی خیال سے سکنی اراضی کی فروخت روک رکھی تھی۔ کہ ریلوے لائن کھل جائیگی۔ تو اسوقت کے حالات کے ماتحت نئے نئے نقشے بنا کر اور نئی شرح طے کر کے قطععات کی فروخت کا اعلان کیا جائیگا۔ سواب احباب کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ محلہ دارالبرکات میں جو ریلوے اسٹیشن کے عین سامنے اور اس کے بالکل قریب ہے۔ قطععات قابل فروخت موجود ہیں۔ ریلوے روڈ پر بھی اور اندر کی طرف بھی قیمت موقوفہ اور حیثیت کے لحاظ سے الگ الگ متفرک روگی ہے۔ جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کی جاسکتی ہے۔ بڑی ٹرک لینی ریلوے روڈ (جو محلہ دارالبرکات دروازہ افضل کے درمیان واقع ہے) کے اوپر دو کنال سے کم زمین نہیں دی جائیگی۔ اور اندر کی طرف جہاں باقاعدہ راستے چھوڑے گئے ہیں۔ ایک کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ اور قیمت متفرقہ میں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اور نہ ہی قیمت بالا قساط وصول کی جائیگی۔ خواہشمند احباب مجھ سے یا مولوی محمد اسماعیل صاحب مولوی فاضل کے ساتھ خط و کتابت فرمائیں۔

خالسارہ۔ میرزا بشیر احمد قادیان پنجاب

کارٹیوں کے اوقات کی تشریح

گاڑیاں انٹار انڈیا ۲۰ دسمبر سے امرت سراد قادیان کے درمیان چلنا شروع ہو جائیں گی۔ ریلوے دائروں کی طرف سے جو نوٹس شائع ہو رہا ہے۔ اس میں محکمہ منظوری کا ذکر ہے۔ جو انٹار انڈیا ضرور مل جائیگی۔ گاڑیوں کے اوقات یہ ہیں۔

پہلی گاڑی امرت سر سے ۴ بجے سحری کے قریب چلیگی جو ۴ بجکر ۵۵ منٹ پر صبح قادیان پہنچے گی۔

دوسری گاڑی دس بجکر ۵۵ منٹ قبل از دوپہر بٹالہ سے چلیگی۔ اور گیارہ بجکر ۴۴ منٹ پر قادیان پہنچے گی۔

امرت سر سے جو گاڑیاں پانچا نکوٹ لائن پر جاتی ہیں۔ اور جن پر قادیان آنے والے اصحاب پہلے آیا کرتے تھے۔ ان میں سے گاڑی گیارہ بجے قبل از دوپہر بٹالہ پہنچے گی۔ اس پر آنے والے اصحاب بٹالہ سے قادیان آنے والی گاڑی پر سوار ہو سکتے ہیں

تیسری گاڑی ۳ بجکر ۲۲ منٹ پر بعد دوپہر امرت سر سے روانہ ہوگی۔ اور ۶ بج کر ۴ منٹ شام قادیان پہنچے گی۔

نوٹس نار تھ ویسٹرن ریلوے

اگر بر وقت منظوری حاصل ہو گئی۔ تو بٹالہ قادیان سیکشن پبلک ٹریفک اور ان کے اسباب کے لئے ۲۰ دسمبر سے کھل جائیگا۔ اور اسی تاریخ سے تین مسافر گاڑیاں ہر طرف سے بٹالہ اور قادیان کے درمیان چلنی شروع ہو جائیں گی۔ جن میں سے دو براہ راست امرت سر اور قادیان کے درمیان چلا کرینگی۔ تقسیم اوقات حسب ذیل ہے۔

ڈون گاڑیاں		نام سٹیشن		اپ گاڑیاں	
پہنچنے کا وقت	چلنے کا وقت	پہنچنے کا وقت	چلنے کا وقت	پہنچنے کا وقت	چلنے کا وقت
۱۵-۲۲	۱۵-۲۲	۱۵-۲۲	۱۵-۲۲	۱۵-۲۲	۱۵-۲۲
۱۵-۵۷	۱۵-۵۷	۱۵-۵۷	۱۵-۵۷	۱۵-۵۷	۱۵-۵۷
۱۶-۱	۱۶-۱	۱۶-۱	۱۶-۱	۱۶-۱	۱۶-۱
۱۶-۵۵	۱۶-۵۵	۱۶-۵۵	۱۶-۵۵	۱۶-۵۵	۱۶-۵۵
۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵	۱۰-۵
۵-۲۰	۵-۲۰	۵-۲۰	۵-۲۰	۵-۲۰	۵-۲۰
۶-۳۵	۶-۳۵	۶-۳۵	۶-۳۵	۶-۳۵	۶-۳۵

ان گاڑیوں کے اجراء کے نتیجے میں بٹالہ ڈون پینچر ٹرین ۲۰ منٹ کی بجائے ۱۸-۱۵ منٹ پر چلا کرے گی۔ اور بٹالہ ۱۹-۱۹ منٹ پر پہنچ کر اپنے اصلی وقت کے مطابق ہو جائے گی۔

ہیڈ کوارٹرز۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور۔

۱۵ دسمبر ۱۹۲۸ء

وستنٹھ۔ سی۔ ایس۔ ایم۔ سی۔ واٹسن لفٹنگ کرنل
آر۔ ای۔ چیف اپرٹیننگ سپرنٹنڈنٹ

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اعلان

قابل توجہ اخبار جماعت احمدیہ

برادران! السلام علیکم۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیں تاریخ شام سے ریل گاڑی چلنی شروع ہو جائیگی اور سفر کی پہلی تکلیفات کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ ہو جائے گا۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے احباب غیر احمدی صاحبان اور غیر مسلم یسین صاحبان کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں ساتھ لانے کی کوشش کریں گے۔ میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں جس پر اگر جلسہ پر آنے والے اصحاب میں سے پانچ فیصدی دوست بھی عمل کر سکیں۔ تو انشاء اللہ بہت سی کامیابی کی امید ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر اک اجڑی کوشش کرے کہ ایک سچدار آدمی کو جو کم سے کم اس کے برابر تعلیم پادہا بہت و عزت رکھتا ہو۔ اپنے ساتھ لانے کی کوشش کرے۔ اور راستہ میں بھی دعاؤں اور اخلاص کے ساتھ سے تبلیغ کرتا آئے۔ اور یہاں بھی اس کا خاص خیال رکھے۔ اس طرح امید ہے کہ سینکڑوں اور ہزاروں نئے آدمیوں کو جو ہر طبقہ کے ہونگے۔ تبلیغ ہو جائیگی میں خصوصاً لاہور۔ سیالکوٹ۔ پشاور۔ امرتسر۔ راولپنڈی۔ دہلی۔ انبالہ۔ جہلم۔ گجرات۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ ڈیرہ قازینجاں۔ لاہور۔ سرگودھہ۔ ننگر نگر۔ جموں۔ فیروز پور۔ شیخوپورہ۔ جھنگ۔ پٹیالہ اور کپورتھلہ کی شہری جماعتوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں خصوصاً جماعتوں کے امیروں اور دوسرے عمدہ داروں کو۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ اس اعلان کو سرسری نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کا مددگار ہو۔ یہ اعلان جماعتوں کے نام نہیں ہے۔ بلکہ امیر سے لے کر بیچے تک کے ہر اک فرد کے نام ہے۔ اور اس کے پورا کرنے کا خیال ہر اک فرد کو ذاتی طور پر ہونا چاہیے۔

خاکس

میرزا محمود احمد (امام جماعت احمدیہ)

۱۶۔ دسمبر ۱۹۲۸ء

حضرت حافظ حکیم مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کی اصلی طبی بیاض

۸۶

آج ہم خدا کے فضل و کرم سے اس قابل ہوئے ہیں۔ کہ ناظرین اخبار کو یہ فخر دہ جانفراستائیں۔ کہ اصلی بیاض حکیم الامتہ نور الدین رضی اللہ عنہ جس کے لئے احباب مدت سے چشم برہا تھے۔ اس کا پہلا حصہ طبع ہو کر تیار ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اعلیٰ درجہ کا اور چونکہ حضرت حکیم الامتہ کا طرز تحریر خاص تھا۔ اس لئے اس کو زیادہ عام فہم اور مفید بنانے کیلئے جناب مولانا حکیم عبید اللہ صاحب سہیل جیسے لائق طبیب کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ اور انہوں نے نہایت ضرور و کوشاں لکھے ہیں۔ قیمت اس خیال سے کم رکھی گئی ہے۔ کہ سب لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت بے جلد دو روپے آٹھ آنے (۸/۰) مجلد تین روپے (۳/۰) ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے ہوں۔ قادیان میں خرید سکتے۔ اور جو احباب بذریعہ ڈاک منگوانا چاہیں۔ اطلاع دیں۔

جدید السلام عمر خلت ابہر حضرت خلیفہ اولیٰ و منت قاعدہ لیسرنا القرآن قادیان

<p>مکمل نامہ ترجمہ آسان طرز پر جو بار دوم نہایت خوبصورت طرز پر منقش تیار کی گئی ہے۔ علاوہ نماز کی تفصیلات کے خطبہ جمعہ خطبہ نکاح۔ دعا استخارہ ضروری دعائیں ضروری ہدایا ضروری احتیاطیں وغیرہ جملہ اہم امور اس میں درج ہیں اور پورے مجلد سنہری لکھائی ہوئی قیمت ۱۰/۰ ایک روپیہ</p>	<p>ادعیۃ الاحادیث احادیث میں روزمرہ کے امور کے متعلق کھاتے پتے اٹھنے بیٹھنے اور دیگر ضروری حاجات کے لئے تمام تیر بہدف دعائیں آسان طرز پر جمع ترجمہ مرتب کی گئی ہیں۔ مجلد سنہری قیمت ۲/۰</p>	<p>در ششماں اردو معہ نوٹوں سنہری مجلد اور رنگدار چھپائی دلائی کاغذ احباب کی مدتوں کی خواہش پوری ہو گئی۔ پیارے مسیح کا بیباک کلام پہلی مرتبہ اس شان اور خوبصورتی سے شائع ہوا ہے۔ ہر صفحہ پر سرخ رنگ کی بیل۔ ضروری الفاظ سرخ رنگ کی۔ اشعار کے درمیانی لکیریں سرخ رنگ کی اعلیٰ درجہ کے دلائی کاغذ پر نہایت خوبصورت طرز پر مزین کی گئی ہیں۔ آج تک در ششماں تو کیا سلسلہ کی کوئی کتاب اس شان سے نہیں شائع ہوئی۔ قیمت مجلد سنہری ۱۰/۰ ہے۔ جو بھرا تحفہ ہر دوست کے پاس ہونا چاہیے۔</p>	
<p>پیارا نبی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ و آلائہ العالیہ کے بارہم موزوں تقطیع پر چھپوایا گیا ہے۔ قیمت پہلے ۳/۰ تھی اب ۲/۰ ہے۔ ردیو کے بارہ عدد</p>	<p>اصول اسلام کی فلاسفی لیکچر ہوٹسو جیبی تقطیع پر جو قریباً پچیس سال کے بعد پھر اس جیبی خوبصورت تقطیع پر شائع ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ مشہور اور مقبول عام لیکچر مزید کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ تبلیغی میدان میں یہ نہایت کاری کار ہے۔ قیمت ۵/۰ ہے۔ مجلد سنہری قیمت صرف ۵/۰ ہے۔</p>	<p>مکمل احمدیہ پاکٹ بک کاچر تھا ایڈیشن جس میں علاوہ سابقہ مضامین کے موری شاد احمد تیسری درمزا احمدیگی کی پیشگوئی اور دیگر اشعار کے متعلق بیسیوں دلائل اور حواجات کا پیش بہا اضافہ کیا گیا ہے۔ پہلے سے صفحات ایک سو زیادہ کئے گئے ہیں۔ پہلے مضامین اور حواجات وغیرہ کی مناسب ترمیم و اصلاح اور محنت کی گئی ہے۔ یہ پاکٹ بک ایک طرح احمدیہ لکچر کا لطیف نچوڑ ہے۔ پاکٹ بک کو جیب میں رکھ کر کوئی مسلمان کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ قیمت پانچ روپے کے صرف ایک روپیہ کر دی گئی ہے۔</p>	<p>احسانات مسیح موعود حکیم غلیل احمد صاحب نے مشہور لکچر تبلیغی سائز پر چھپوایا گیا ہے۔ قیمت اربعہ روپے ۲۵ عدد دینی روپیہ</p>
<p>ادعیۃ القرآن قرآن کی تمام دعائیں جمع ترجمہ آسان طرز پر اردو میں تقطیع پر چھپوایا گیا ہے۔ قیمت ۱۰/۰ ہے۔ مجلد سنہری قیمت صرف ۱۰/۰ ہے۔ بارہ عدد</p>	<p>اصول اسلام کی فلاسفی لیکچر ہوٹسو جیبی تقطیع پر جو قریباً پچیس سال کے بعد پھر اس جیبی خوبصورت تقطیع پر شائع ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ مشہور اور مقبول عام لیکچر مزید کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ تبلیغی میدان میں یہ نہایت کاری کار ہے۔ قیمت ۵/۰ ہے۔ مجلد سنہری قیمت صرف ۵/۰ ہے۔</p>	<p>احسانات مسیح موعود حکیم غلیل احمد صاحب نے مشہور لکچر تبلیغی سائز پر چھپوایا گیا ہے۔ قیمت اربعہ روپے ۲۵ عدد دینی روپیہ</p>	<p>اصول اسلام کی فلاسفی لیکچر ہوٹسو جیبی تقطیع پر جو قریباً پچیس سال کے بعد پھر اس جیبی خوبصورت تقطیع پر شائع ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ مشہور اور مقبول عام لیکچر مزید کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ تبلیغی میدان میں یہ نہایت کاری کار ہے۔ قیمت ۵/۰ ہے۔ مجلد سنہری قیمت صرف ۵/۰ ہے۔</p>

اعلان ضروری

خدا کی نعمت نرمیہ اولاد

شاہدہ امین خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نور الدین صاحب نے میری شادی کرائی۔ بعد ازیں میرے گھر کے بعد دیگرے دو بچے پیدا ہوئے۔ چونکہ مولوی صاحب تمام مخلوق کے لئے رحمت تھے آپ میرے ساتھ ہر بانی فرماتے۔ کیونکہ اللہ اس سے آپ کے پاس رہنا شروع کیا۔ آپ مجھے بڑھتے اور شفقت فرماتے رہے۔ آپ کے ذہن طب کا سبق پڑھاتے ہوئے مجھ سے فرمایا: "میاں بچے تمہارے گھر لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور یہ بیاری ہے۔ یہ نسخہ بتا کر استعمال کرو۔ خدا کے فضل سے لڑکے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ عجیب علاج ہے۔" میں نے خیال نہ کیا۔ پھر میرے گھر تیسری لڑکی تولد ہوئی۔ تب میں نے آپ کی بتائی ہوئی دوائی استعمال کی۔ اس کے استعمال کے بعد میرے تین لڑکے خدا کے فضل سے ہوئے۔ میں نے اپنے کئی دوستوں کو یہ دوائی کھلائی۔ ان کے ہاں بھی اللہ تعالیٰ نے نرمیہ اولاد عطا فرمائی۔ جن دوستوں کو نرمیہ اولاد کی خواہش ہو۔ یہ دوائی بیگانہ استعمال کریں۔ خدا کے فضل سے نرمیہ اولاد ہوگی۔ قیمت چھ روپے آٹھ آنے (پینے)

اجاب نوٹ کر لیں۔ کہ احمدیہ دو گھر جلسہ کے ایام میں ۲۴ گھنٹے کھلا رہیگا۔ اور ہماری مشہور عالم دوائیں "حب حمل" اور موٹاپا دور کرنے کی دوائی کے علاوہ سر سے پاؤں تک تمام امراض خواہ وہ مردوں کے متعلق ہوں یا عورتوں کے متعلق ہوں۔ مکمل دوائیں جو سربج تاثیر اور تیر بہت انشاء اللہ ہونگی۔ بلینگی۔ ضرور آزمائیں جو دوست اپنے متعلق یا گھر کے متعلق کسی قسم کی تیر بہت دوا چاہیں وہ ضرور تشریف لائیں۔

محمد احمدیہ دو گھر قادیان

عبدالرحمن کاناٹی دواخانہ سمائی قادیان پشاور

ایک نادر موقع

انجن کی کوٹھی واقعہ دارالعلوم کے مشرق میں ایک مکان کا رقبہ بڑے قدرت ہے۔ وہ ملک جو کہ بورڈنگ کے پیچھے ہے گارٹی ہے۔ اس پر واقعہ ہے مسجد نور ایک منٹ کے فاصلہ پر ہے۔ ہائی سکول کے احاطہ کا جز ہے۔ اس نے باغ انجن سے مالک اراضی بلا کسی معاوضہ کے مستغنی ہو سکتا ہے۔ اور کسواں انجن کا ہے۔ پانی پینے کا حق ہوگا۔ ریل کے آنے جلنے کا نظارہ بھی میں سامنے ہوگا۔ قیمت فی مراد ۱۵۰۰ روپے لاکھ سینے والے کے ساتھ کچھ رعایت ہوگی۔ خاکہ محمد عبدالرشید خاں مالیر کوٹھ قادیان

جلسہ پیرا



ہماری دلی خواہش یہ ہے۔ کہ اجاب احمدی گھر میں جن کی قیمت کم از کم دس روپے ہو۔ تاکہ عرصہ دراز تک ان کے آرام اور ہماری نیک نانی کا باعث ہو۔ علاوہ گھڑیوں کے بجلی کی روشنی کے پاکٹ لیمپ بھی مل سکیں گے۔ نوٹ: اجاب بڑی بڑی گھڑیاں دکھلا دیں۔ اور اصلاح شدہ یا نوے کے ہم سے لے لیں۔ ۱۱ اگست ۱۹۱۷ء۔ حافظ سخاوت علی احمدی پیرا شہر احمدیہ پشاور

خوشخبری

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ میں یہ خوشخبری ان اصحاب کو دیتا ہوں۔ جو دیر سے مرض بواسیر میں مبتلا ہیں۔ ڈاکٹر اور حکیموں کے ہاتھوں سے لا علاج اور صحت سے ناامید ہو چکے ہیں۔ میں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے قسم کی مرض بواسیر کا علاج بغیر اپریشن کر سکتا ہوں۔ سو جو اصحاب علاج کرانا چاہیں۔ جلد میرے پتہ پر جوابی کارڈ تحریر کر کے پوری تحقیقات کریں۔ نوٹ: نیس دوائی کی قیمت بعد از صحت لی جائیگی خاکس

موٹر کار کے بوٹ

ہزاروں میں چلنے کے بعد بھی نہیں ٹھستے۔ اس لئے ہینے موٹر کار کے ٹائر کے بوٹ بنائے ہیں۔ جو بازار سے نسبتاً ارزاں اور بہت مضبوط ہیں۔ کاغذ یا گتہ دفیوہ کے تلے میں ہرگز ملاوٹ نہیں ہے۔ سال سے سے زیادہ کی کارنٹی ہمارے بوٹوں کی ہے۔ ایک دفعہ منگوا کر ہمارے قول کی تصدیق کر لیجئے۔ فن بوٹ ہر شوز ہر گورگانی فن سکپر

جلسہ پیرا عالی درجہ کے زیور تیار لیں

میں نے کچھ عرصہ باہر رہنے کے بعد اب قادیان میں اپنا کلم شروع کر دیا ہے۔ جو دوست کسی قسم کا کوئی زیور چاندی یا سونے کا طلبہ تک تیار کرانا چاہیں۔ تو مطلع فرمائیں۔ جلسہ تک تیار کر دیا جائیگا۔ پچاس روپے سے زائد مالیت کے زیور کے لئے کم از کم پانچ روپے بیعنا آرڈر کے ساتھ ارسال کر دیا جائے۔ جلسہ پیرا در کئی قسم کے زیور تیار کئے جائیں گے۔ خواہشمند دیکھ کر خرید سکتے ہیں۔ چاندی سونے کے پرانے زیور خریدے جاسکتے ہیں۔ احمد دین مس الدین زرگر قادیان

مہکم نقار محمد احمدی موضع پیریاں

اس دفعہ میں کوئی چار روپے سے لیکر بیس روپے تک کی شائیں کیبل آرڈری وغیرہ جلسہ پیراؤں کا ایام جلسہ میں نماز فجر کے بعد سے ساڑھے آٹھ بجے تک اور جلسہ کے ایک روز قبل اور ایک روز بعد تمام دن آپ احمدیہ چوک میں خرید فرما سکتے ہیں۔ نام نسبتاً کم ہوں گے۔ خواجہ محمد امجدیل احمدی امرتسر

نام سٹیشن ہائے	معمولی کرایہ	دیگی واپسی کرایہ
لاہور	آئے روپے ۴	آئے روپے ۱۳
بھیرہ	۲	۱۳
ملتان	۱	۱۳
گجرات	۱۳	۲
گوجرانوالہ	۱	۹
وزیر آباد جکشن	۱۱	۲
سیال کوٹ	۱۵	۲
نارو وال	۵	۲
ڈیرہ بابا نانک	۱۴	۲
لاہل پور	۱	۵
گوجرا	۵	۱۴
لاہور	۱۲	۲
امرت سر	۳	۱
بٹالہ	۱۱	۰
جالندھر	۴	۰
ہوشیار پور	۶	۱
پسلور	۱۲	۱
پگواڑہ	۱۲	۱
لدھیانہ	۹	۱
پٹیالہ	۱۳	۱
انبالہ	۱۲	۲
پٹی	۱۲	۲
قصور	۱	۱
گورداسپور	۶	۱
سولہ	۱۳	۰
فیروز پور	۸	۰
پاک پٹن	۱۰	۱
ادو کاڑہ	۹	۲
منڈگری	۳	۲
ملتان شہر	۸	۲
لودھیانہ	۱۴	۳
ہساول پور	۳	۴
روہڑی	۴	۵
سکھ	۱۵	۵
کوٹہ	۰	۶
لاڑکانہ	۱۳	۶
خیر پور میر	۶	۶
کوٹلی	۱	۶
کراچی	۶	۵
کوٹ	۴	۸

اگر دیگی واپسی سے فائدہ نہ اٹھایا جاسکے تو معمولی کرایہ سے کم از کم نفع دکانوں کے ایسے مسافر تو ضرور

فائدہ اٹھائیں۔ جن کا سفر ۸ میل سے زائد ہے۔ یا ایک طرف کراچی ایک روپہ سات آنے سے زیادہ ہے۔ ایک طرف کا پورا اور واپسی کا ۳ حصہ کرایہ ادا کرنے سے واپسی ٹکٹ مل سکتا ہے۔ یعنی اگر ایک طرف کا کرایہ ۲ روپے ہے۔ تو واپسی ٹکٹ بجائے ۴ روپے کے تین روپے آٹھ آنے (۸ روپے) کو مل سکتا ہے۔ انٹر کٹ ایک طرف کا پورا اور واپسی کا نصف کرایہ ادا کرنے پر یعنی اگر ۲ روپے آٹھ آنے انٹر کا ایک طرف کا کرایہ ہے۔ تو بجائے ۵ روپے کے ۳ روپے ۱۲ آنے میں واپسی انٹر ٹکٹ مل سکتا ہے۔ مفصل سٹیشن ہائے دریافت کریں +

محمد صادق ناظر امور عامہ قادیان

ایک نہایت ضروری اعلان

اس سال قادیان کے ارد گرد کسیر بالکل نہیں ہوئی۔ اس لئے میں اس بارہ میں سخت متشوش ہوں۔ تاہم لاجل میں نے منشی قادیان صاحب یواری کو قادیان سے صلح گوجرانوالہ میں بھیجا ہے۔ کہ وہ ماں سے پرالی اکھی کروا کر کم سے کم چار گاڑیاں ریل کی بھر واکر ۲۱ دسمبر ۲۸ء کو قادیان لے آئیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ صلح گوجرانوالہ کی ہر آنجن ملک ہر احمدی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمت منو جو ہو کر منشی صاحب کی مدد کریں۔ اور ایسی کوشش کریں۔ کہ کم سے کم چار گاڑیاں پرالی کی ۲۱ دسمبر کو قادیان پہنچ جائیں۔ یہ وہاں کے ہر احمدی کا فرض ہے۔ ورنہ اگر خدا خواستہ ہم کو پرالی نہ مل سکی۔ تو ہماروں کو سخت تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ صلح گوجرانوالہ کے علاوہ جو علاقے ایسے ہیں۔ کہ وہاں سے پرالی بذریعہ ریل آسکتی ہے۔ وہ فی الفور مجھے اطلاع دیں۔ کہ وہ بھی اس قدر گاڑیاں بھیج سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری اس مشکل کو محض اپنے فضل و کرم سے دور فرمائے۔ کہ وہی ہمارا سہارا ہے۔ حسبنہا و نعم الوکیل۔ والسلام

سخت تشویش میں دوستوں کی امداد کا منتظر سید محمد اسحاق ناظر ضیافت قادیان دارالامان +

سیاسی مجالس میں جناب مفتی محمود صاحب کی شہرت

جناب محکم حضرت عتیقہ اسیح ایبہ اللہ تعالیٰ عاجز راقم کلمتہ جا رہا ہے تاکہ سیاسی مجلسوں کے لئے نگران و نیشن۔ لیگ اور کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی نمائندگی کرے۔ آل پارٹیز کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کلمتہ میں ہونے والی ہیں۔ اور ہر دوئی طرف سے دعوت آئی ہوئی ہے۔ اور آل پارٹیز مسلم کانفرنس میں بھی ہونے والی ہے۔ وہاں سے بھی دعوت آئی ہوئی ہے۔ اس لئے عاجز ہر دو دسمبر قادیان سے روانہ ہوگا۔ اور آئندہ سال واپس ہوگا۔ ایام جلسہ میں عاجز قادیان میں نہ ہوگا اور احباب کی ملاقات سے محروم رہے گا۔ اگر انڈیا میں فریض ضروری ہے اور وہ بھی سلسلہ کی خدمت ہے۔ اگر کوئی صاحب باہر سے عاجز کے نام کوئی خط یا پیغام یا کوئی اور میری مطلوب چیز لائیں۔ تو وہ میرے دفتر کے کلرک قاضی رشید احمد صاحب کے سپرد کر دیں۔ جو جلد دارالکرامت

کی مسجد کے قریب اپنے مکان میں رہتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست ہے۔ کہ عاجز کے حق میں دعائے خیر کریں۔ کہ سفر بابرکت ہو۔ والسلام خادم محمد صادق اعجاز السعدی

جلسہ سالانہ پر بیت اور ملاقات

کرنے والے احباب کیلئے اطلاع
برادران کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
گذشتہ سالانہ اجتماع کے بعد بنا پر اور اس سال کثرت آمد
مہمان کے خیال سے اب کی دفعہ مسدود ذیل انتظام کیا گیا ہے
امید ہے۔ احباب اسے مد نظر رکھیں گے +

اول :- چونکہ بعض دوستوں کو ۲۸۔ دسمبر کی رات کو بعض فریض کاموں کی وجہ سے واپس جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے بجائے ۲۸۔ کے ۲۶۔ دسمبر کی رات بیت کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ ایک ہی دفعہ بیت نہ ہو سکے کی وجہ سے باری باری جماعتوں کی بیت کرائی جائے گی +

دوم :- اس دفعہ خدا کے فضل سے ریل گاڑی طیار ہو گئی ہے اور امید ہے۔ کہ احباب کثرت سے تشریف لائیں گے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ احباب کثرت ازدحام اور قلت وقت کے باعث اطمینان سے ملاقات نہ کر سکیں۔ لہذا احباب کو چاہیے۔ کہ آتے ہی جلد سے جلد ملاقات کا قدم پر کر کے دفتر ڈاک میں مجھوا دیں۔ تاہم ہی انہیں ملاقات کے لئے موقعہ ملے گا۔ اور اس طرح سے وہ اطمینان سے ملاقات کر سکیں۔ والسلام
خاکسار یوسف علی پرائیویٹ سیکرٹری

قادیان کی پہلی کاری متعلقہ اعلان

اس سے پہلے کے اعلانوں میں قادیان آنے والی پہلی گاڑی کے چلنے کی تاریخ ۲۰۔ دسمبر لکھی گئی ہے۔ لیکن آج ۱۶۔ دسمبر کا تازہ اطلاع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ پہلی گاڑی بجائے ۲۰۔ دسمبر کے ۱۹۔ دسمبر ۱۹۲۸ء کو ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر بعد دوپہر امت سے چلے گی۔ پس احباب کی اطلاع کے لئے بروقت اعلان کیا جاتا ہے۔ والسلام
خاکسار رحمت اللہ

فاروق کیلئے حاصل رعایت

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ ۲۰ دسمبر کو ریل قادیان میں ہماری اس تقریب کی خوشی میں جو دولت ۲۸ دسمبر کو سالانہ خیر پور نارتھ خط لکھکر ڈاک میں ڈال دیجئے۔ ان کو مندرجہ ذیل دو روپیہ کی گائیڈ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
الفضل

نمبر ۲۹ قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۸ء جلد ۱۶

مسلمانوں کے قلوب پر آزارہ پلے کے

بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر شدھی سماچار ناپاک کے

اگر فتنہ انگیز آریوں میں کچھ بھی اتنا نیت اور شرافت ہو تو راجپال اور درہمان کے شرمناک واقعات کے بعد جن پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ کوئی ایسی حرکت نہ کرتے۔ جو خواہ مخواہ مسلمانوں کی دلنازاری اور تکلیف دہی کا موجب ہوتی۔ کیونکہ انہیں اچھی طرح معلوم ہو گیا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک اور آپ کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے لئے کس قدر رنج اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ اور اس سے ان میں کس قدر اضطراب اور دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ آریوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ وہ مسلمانوں کو تانے اور دکھ دینے کے لئے نت نئے سامان فراہم کرتے رہیں گے۔ اور انہیں قطعاً آرام و چین کی زندگی نہیں لکھنے دیں گے۔

اس سے آریوں کا ایک تو یہ مقصد ہے۔ کہ مسلمانوں کو ایسی باتوں میں الجھا کر اپنی ترقی اور اصلاح کے کاموں سے ہٹا دیں اور دوسرا یہ کہ مسلمانوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کر کے انہیں ایسے افعال کے ارتکاب پر مجبور کر دیں۔ جن کی وجہ سے وہ قانون کی زد میں آکر تہذیب خانوں میں ٹھونسے جائیں۔ اور حکام کے نزدیک فساد کی ٹھہریں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ راجپال کا سا فتنہ انگیز آدمی تو حبش دیب سنگھ کی ہربانی سے مسلمانوں کی چھاتی پر مونگ دلنے کے لئے خوش و خرم آزاد پھر تارا۔ لیکن اس کی فتنہ انگیزی میں شتعل ہو کر غلط قدم اٹھانے والے کئی کئی سالوں کے لئے جیل خانوں میں سجدے گئے۔ اسی طرح ایک خاص صحت تک مسلمان راجپال اور درہمان کے بچھائے ہوئے انگاروں پر پڑتے ہوئے مصروف آہ و فغاں رہنے کے باعث ان امور کی طرف قطعاً توجہ نہ کر سکے۔ جو ان کی موت و حیات سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جن سے غافل رہنا ان کے لئے نہایت ہی مضر ہے۔

انہی امور کو مدنظر رکھتے ہوئے آریوں کی ایک شہرہ دار بہت بڑا سوچ رکھنے والی شدھی سبھا کے آرگن شدھی سماچار نے راجپالی اور درہمانی فتنہ کو از سر نو پیدا کیا ہے۔ اور اپنے ستر کے پرچم میں ایک نہایت ہی دل آزار اور شرمناک مضمون اس ناپاک

اور مقدس ہستی کے خلاف لکھا ہے۔ جسے مسلمان اپنی جان و مال سے عزیز سمجھتے اور جس کی عزت و آبرو کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنے لئے سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔ ہم وہ گندے اور ناپاک الفاظ نقل کر کے اپنا اور اپنے ناظرین کو رام کا دل نہیں دکھانا چاہتے۔ جو شدھی سماچار نے کروڑوں مسلمانوں کے قلوب پر مجروح کرنے کیلئے شائع کئے ہیں۔ مگر اتنا بتانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ شدھی سماچار کا یہ ناپاک مضمون راجپالی خرافات کا ہی نقش ثانی ہے۔ بلکہ ایک رنگ میں اس سے بھی بڑھ کر دل آزار ہے۔ کیونکہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت آدم۔ حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت اسمعیل۔ حضرت لوط۔ حضرت اسحق۔ حضرت یعقوب۔ حضرت یوسف علیہم السلام پر بھی نہایت ناپاک الزام لگائے گئے ہیں۔ اور ایسے دل دوز الفاظ میں ان کا ذکر کیا گیا ہے کہ کوئی مسلمان ان کو پڑھ کر اپنے آپ سے نہیں رہ سکتا۔

ایک طرف تو شدھی سماچار اس سبھا کا آرگن ہے۔ جسے تمام ہندوستان کے ہندوؤں کی امداد حاصل ہے۔ اور جس کی سرگرمیوں کے تمام ہندو مداح ہیں۔ اور دوسری طرف اس فتنہ کوئی ایک بھی ہندو اختیار نہ خواہ وہ مسلمانوں کی خیر خواہی کوئے اور ان سے دوستانہ تعلقات رکھنے کا کتنا بڑا مدعی ہو۔ ایک لفظ بھی اس ناپاک رسالہ کے خلاف متاثر نہیں کیا۔ اور نہ کسی ہندو لیڈر نے اس کے دل آزار مضمون کے متعلق ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ گانڈھی جی بھی سب کچھ سنتے اور دیکھتے ہوئے خموش بیٹھے ہیں۔ مالوی جی تو نہ کبھی پہلے ایسے موقع پر بولے ہیں۔ اور نہ اب بولیں گے۔ نہر صاحب بھی دم بخود ہیں۔ غرض کوئی ہندو اس بات کے لئے تیار نہیں۔ کہ سچے دل سے نہ سہی جھوٹے ہی شدھی سماچار کے اس ناپاک مضمون کے خلاف کچھ کہے جس نے مسلمانوں کو بے حد صدمہ پہنچایا۔ اور ان کی سخت دل آزاری کی ہے۔ اور اس صدمہ میں ان سے اظہار ہمدردی کو سے کیا اس سے صفا اور واضح طور پر ثابت نہیں

ہو رہا۔ کہ تمام ہندو شدھی سماچار کے حمایتی ہیں۔ یا کم از کم اس کی اس شرمناک کارروائی کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں اس قدر جوش اور ہجانہ دیکھنے کے باوجود کوئی ایسا ہندو بھی جو مسلمانوں کا بہت بڑا خیر خواہ ہونے کا مدعی ہو۔ شدھی سماچار کے خلاف نفرت کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔

ایک آبرو یا ختم مسلمان جو ہندوؤں کے ہاتھ حال ہی میں اپنے آپ کو فروخت کر چکا ہے۔ اپنی بے فیرتی کا ثبوت دینا ہوا لگتا ہے۔ یہ تمام خرافات ایک فرد واحد کے ناپاک آراء و افکار کا مجموعہ ہے۔ اور اس کو تمام ہندو قوم سے منسوب کرنا یا اس کے خلاف احتجاج کرنے کیلئے ایسی صورت اختیار کرنا جس سے ملک کی فضا مگدر ہو۔ اور جس سے ہندو مسلمان پھر آپس میں دست گردیمان ہو جائیں۔ کسی طرح قرین دانش و صواب نہ تھا۔

کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ تمام ہندوؤں کی ذمہ دار سبھا کا آرگن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بے ہودہ ٹولی کرتا ہے۔ اور تمام کے تمام ہندو باوجود مسلمانوں کے جینے چلانے کے بالکل خموش بیٹھے ہیں۔ لیکن ایک احمیت کی طرف کہا جاتا ہے۔ اسے ایک فرد واحد کی خرافات سمجھا جائے۔ اور ہندوؤں کے خلاف صدائے احتجاج بھی بلند نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح ملک کی فضا مگدر ہو جاتی ہے۔ ہندو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف پے پے شرمناک حملے کریں۔ تو ملک کی فضا مگدر نہ ہو۔ لیکن مسلمان ان کے خلاف آواز اٹھائیں۔ تو ایک مولانا کے نزدیک جو تازہ بتازہ آقا بنے ہیں۔ اس سے فضا مگدر ہو جائے۔ جب ہندوؤں کو مسلمانوں میں سے ہی ایسے کرایہ کے ٹوٹل جائیں۔ جو ان کی دکالت کا حق ادا کرتے ہوئے نہ ہی اور تو ملی غیرت کو برباد کرنے سے دریغ نہ کریں۔ تو انہیں کیا ضرورت ہے کہ مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کی پر فاکریں۔ اور آئے دن انہیں کچھ کے نہ دیتے رہیں۔

بات یہ ہے مسلمانوں کی دل آزاری ایک سوچے سمجھے ہوئے اور منظم طریق سے کی جا رہی ہے۔ اگر راجپال اور درہمان کے ایڈیٹر کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے ہندوؤں کی قدر نہ کرتے۔ ان کے لئے ہر قسم کی امداد نہ ہم پہنچاتے۔ اور انہیں قانونی گرفت سے بچانے کی کوشش نہ کرتے۔ بلکہ ان کے افعال سے اظہار نفرت کرتے تو کہا جاسکتا تھا۔ کہ ایسے لوگوں کو ہندوؤں کی شدہ حاصل نہیں۔ لیکن ہندوؤں نے جس قدر آذیت کھٹی اور خاطر تواضع ان مسلمانوں کی کی۔ اس سے نہ صرف یہ ثابت ہو گیا۔ کہ سارے ہندو ایسے لوگوں کی پشت پناہ ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ ایسے فتنہ انگیز لوگ ان میں نئے نئے پیدا ہوتے رہیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ گورکھ سنگھ کا فرض ہے۔ کہ ایسے لوگوں کو کفر کو ارتکاب پہنچانے میں کسی قسم کے تساہل سے کام نہ لے۔ اور ہندوؤں کو اس کے متعلق چھٹے کر کے گورکھ سنگھ کو نوبہ دلانی ہے۔ اور مطالبہ کرنا چاہیے۔ کہ ایسے دل آزار اور فتنہ انگیز رسالے خلاف قانونی کارروائی کرنے میں قطعاً

اشارات

تو فتنے سے کام نہ لیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں میں زیادہ بے چینی نہ پھیلے۔ در نہ کوئی تعجب نہیں۔ راجپال کے رسالے سے بھی زیادہ اس پرچہ کی وجہ سے شور برپا ہو۔ کیونکہ اس قسم کی ناپاک اور دل آزار کتب کے بے درپے شائع ہونے سے مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں۔ ہندو انہیں متانے اور دکھ دینے میں روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اور گورنمنٹ کے قانون اور ضابطہ کی انہیں کوئی پروا نہیں ہے۔

ساہوکارہ بل

میر تقی بھونچو صاحب نے ہندو مسلم سوڈ خواروں کی بد عنوانیوں کو روکنے اور جاہل زمینداروں کو ان کے دست نعل سے محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک مسودہ قانون بنام "ساہوکارہ بل" پنجاب کونسل میں پیش کیا تھا۔ لیکن انیسویں ہے۔ سر سیکم ہیلی نے اکثر ارکان کونسل اور جراند کی زبردستی تائیدی آواز کے باوجود ہندو سرمایہ داروں کے شور و شر سے مرعوب ہو کر اس مسودہ کو منسوخ کر دیا۔ اور یہ وعدہ کیا کہ "حکومت اسی قسم کا ایک مسودہ عنقریب خود پیش کرے گی۔ کیونکہ موجودہ صورت میں اس مسودہ قانون میں بعض عداوتی بیچیدگیاں پیدا ہونے کا احتمال ہے۔"

لیکن ایک سال تک حکومت کی طرف سے ایسے مسودہ کے پیش کئے جانے کا انتظار کر کے جو ہدی دنی چند صاحب (زمیندار کن کونسل) نے ۲۹ نومبر ایک قرارداد پیش کی کہ حکومت آئندہ اجلاس کونسل میں اپنے مجوزہ مسودہ قانون کو پیش کرے۔ اس کا جو اب گورنمنٹ ممبر کی طرف سے دیا گیا وہ یہ ہے۔

"ساہوکارہ بل کی ترتیب کوئی آسان کام نہیں۔ اس لئے بہترین قانون دانوں کے غور و فکر کے بعد اس قانون کا مسودہ مرتب کیا جائیگا۔ اور چونکہ اس کی ترتیب میں کچھ مدت صرف ہو جائیگی۔ اس لئے قطعی طور پر اس کے مکمل ہو جانے کی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی جاسکتی۔"

حکومت پنجاب کی طرف سے ایک بلیک بنفاؤ کے بل کے متعلق اس درجہ بے اعتنائی تہایت انسو ناک ہے۔ حضور صا اس حالت میں کہ کشمیر شیٹ جو ہر اعتبار سے حکومت پنجاب سے بہت کم ذرائع اور اختیارات رکھتی ہے۔ ایسا قانون جاری کر کے بغیر کسی مشورہ و فساد کے اس پیمانہ پر نمایا سے کامیابی کے ساتھ عمل بھی کرا رہی ہے۔ لیکن حکومت پنجاب باوجود بہترین وسائل کے اسے ایک مشکل کام قرار دیکر غیر معین مدت تک اسے کٹھالی میں ڈالے رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

تعلیم یافتہ زمیندار اور دوسرے ناخاندانہ مقروض ساہوکار کے حسابات کی پیچیدگیوں کے باعث سخت پریشانیوں کا شکار ہیں۔ یہاں تک نقصانات اٹھا رہے ہیں۔ اس لئے حکومت کو جیوا زبردانی کی مدد کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

قریباً سارے ہی مسلمانوں میں لیکن خاص کر علما کہلانے والوں میں یہ تہایت خطرناک مرض پھیلنا ہوا ہے۔ وہ کہنے کو تو بہت کچھ کہ جائیں گے۔ لیکن کر کے کچھ بھی نہ دکھائیں۔ اس بات کا تازہ ثبوت اس جلد کی روداد سے مل سکتا ہے جو ۹ ستمبر کو لاہور میں بغاوت افغانستان کے متعلق منعقد ہوا۔ اور جس میں بالفاظ زمیندار (اور دسمبر) رہنمایان ملت کی خیر شکن تقریریں ہوئیں۔

ان رہنمایان ملت نے دو بجے بعد دوپہر تقریریں کر کے سمجھ لیا۔ کہ خیر تہہ دیا لاہور گیا۔ لیکن ہر ایک صحیح الذراغ انسان یہ سمجھنے سے قطعاً قاصر ہے۔ کہ ان تقریروں نے قلعہ شکن توپوں کا کام کیوں نہ کیا۔ اور اگر ان میں ایسی ہی قوت ہے۔ کہ ذہلی دروازہ کے باہر باران میں ارشاد فرمانے سے خیر ٹوٹ سکتا ہے۔ تو آج تک خاص لاہور میں لائسنس کے چھوٹے سے بت پہ بھی جو گھنڈی ٹرک پر نصب ہے۔ ان کا کیوں اثر نہ ہوا۔ جس کے غلات یہی رہنمایان ملک ناخنوں تک زور لگا چکے ہیں۔

کیا حاجی ظفر علی جو خود بھی اپنی رہنمایان ملک میں شامل تھے۔ جنہوں نے ۹ ستمبر لاہور میں خیر شکن تقریریں کیں اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ جو تقریریں اتنی دو خیر پر اتنی جلد اثر انداز ہو سکتی ہیں۔ وہ آج تک حکومت ہند کے متعلق کیوں بے اثر ہیں۔ بلکہ اثبات تقریریں کرنے والوں کو گورنمنٹ کے آگے ناک رگڑنے اور منٹیں کرنے پر مجبور کرتی رہیں۔

مذکورہ بالا جلد میں ایک مولانا نے جو زمیندار کی کہانی سے حال ہی میں آقا بنے ہیں۔ بڑے زور کے ساتھ فرمایا۔ "جب کوئی اسلامی سلطنت خطرے میں ہو تو اس وقت کہہ ارض کے ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وہ جہاد کے لئے نکل آئے۔ اس وقت حکم ہے۔ کہ عورت اپنی خاندان کی اجازت حاصل کئے بغیر میدان جہاد میں جا پہنچے۔"

(زمیندار اور زمیندار اسلام) لیکن خود مولانا نے اس ارشاد پر اس طرح عمل کیا۔ دوسرے ہی سانس میں یہ کہہ کر کہ "یہ جلد حکومت افغانستان کے ساتھ موجودہ نازک وقت میں اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ اور اسے سانی کامل تائید کا یقین دلاتا ہے۔ سمجھ لیا۔ افغانستان پر نازک وقت آنے کی وجہ سے ان پر جہاد کیلئے لکھنؤ کا جو فرض عائد ہوا تھا۔ اسے انہوں نے باحسن طریق

ادا کر دیا۔ اور جبکہ ان کی لاہور میں کی ہوئی تقریر خیر شکن بن سکتی ہے تو لاہور ہی میں بیٹھے ان کا اظہار ہمدردی اور کامل تائید کا یقین دلاتا کیوں حکومت افغانستان کو موجودہ نازک وقت میں جہاد کا کام نہیں دے سکتا۔

ہاجی صاحب نے بھی یوں تو کہ دیا۔ "افغانستان اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں ہے۔"

لیکن وہ بھی اس فرض کی ادائیگی کے لئے تیار نہ ہوئے۔ جو اسلامی سلطنت کے خطرے میں ہونے کی وجہ سے ابھی ابھی ان پر عائد ہوا تھا۔ اور صرف ادھر ادھر کی باتوں میں دل پہلا کر خموش ہو گئے۔

اب سال یہ ہے جن لوگوں کے نزدیک شریعت اسلام کا یہ حکم ہے۔ کہ جب کوئی اسلامی سلطنت خطرے میں ہو۔ تو اس وقت کہہ ارض کے ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام فرض ہو جاتا ہے کہ وہ جہاد کیلئے نکل آئے۔ اور جو اس بات کا اعلان بصرے جلد میں پڑے طلہ طلاق سے کرتے ہیں۔ وہ خود کیوں اس فرض کی ادائیگی کیلئے ابھی تک جہاد کے لئے نہیں نکلے۔ بجا لیکر ان کے نزدیک حکومت افغانستان پر اس وقت نازک وقت آیا ہوا ہے۔ اور وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہے۔

کیا یہ فتویٰ شائع کرنے والے اور اس فتویٰ کو سکرٹوئے بگیر بلینڈ کرنے والے اپنے آپ کو کہہ ارض کے ساکنین میں سے نہیں سمجھتے۔ اگر وہ آکا کہہ ارض پر رہتے ہیں۔ جہاں کے ہر ایک مسلمان پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام فرض ہو جاتا ہے۔ کہ جہاد کیلئے نکل آئے۔ تو پھر وہ کس سوچ میں پڑے ہیں۔ اور کیوں ابھی تک میدان جنگ میں نہیں پہنچ گئے۔ انہیں تو جلد سے جلد ہونچنا چاہیے تھا۔ بلکہ ان کی عورتوں کو بھی چلے جانا چاہیے تھا اور اتنا بھی توقف نہ کرنا چاہیے تھا۔ کہ اپنے قانددوں سے اجازت حاصل کر سکیں۔ کیونکہ مولانا نے نزدیک حکم یہ ہے کہ عورت اپنے خاندان کی اجازت حاصل کئے بغیر میدان جہاد میں جا پہنچے۔"

اس جلد میں شریک ہوئے رہنمایان ملک اور ان کی تقریروں پر نعرہ بگیر بلینڈ کر نیوالے افلاص مندوں کو چاہیے تھا۔ کہ جس وقت انہوں نے جہاد کیلئے لکھنؤ کا فتویٰ سنا تھا۔ اسی وقت دوسرے جگہ گھروں میں جلتے۔ بوریات بنا کر جہاد کیلئے نکل کھڑے ہوتے۔ اور اپنی عورتوں کو صرف وہ الفاظ سنا دیتے جو آقا نے جسٹس الرحمن نے فرمائے تھے اس پر عورتیں بھی ان کے ہم رکاب ہو جاتیں۔ یا کچھ پیچھے چل بیٹھتیں۔ ایسے مجاہدین کے قافلوں کے قافلے جب امریکہ باندھ کر سلطنت

بہاؤ شاہ صاحب نے کہا ہے۔ "انہیں جانتے سے کہیں کچھ نہیں ہوا۔ نہ اب ہوگا۔"

پھر وہ صرف زبانی اظہار ہمدردی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اسلامی سلطنت کیلئے جہاد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

پھر وہ صرف زبانی اظہار ہمدردی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اسلامی سلطنت کیلئے جہاد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

پھر وہ صرف زبانی اظہار ہمدردی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اسلامی سلطنت کیلئے جہاد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

پھر وہ صرف زبانی اظہار ہمدردی ہی نہیں کرتے۔ بلکہ اسلامی سلطنت کیلئے جہاد میں شریک ہو سکتے ہیں۔

پھر سورہ ہود میں کفر اور ملک کا ذکر ساتھ ہی ہے ایسے ہی سورہ نبی اسرائیل میں بھی محمدی والی آیت کے بعد و قالوا لن نؤمن لك حتى تفجر لنا من الارض ينبوعا و تكون لك الجنة من نخيل و عنب فقبحر الانہر خللها تفجیرا۔ ارنسقط السماء كما نهمت علينا كسفا و اتاني بالده و المملوكة قبيلآ۔ اویكون لك بيت من زخرف و وترقى في السماء و لن توامن لرقيك حتى ننزل علينا كتابا نقرؤہ فيك في كل حال و دولت اور قوت و شوکت کا ذکر ہے۔ ایسے ہی سورہ طور میں بھی خلیا تو ابجدیت متلاہ کے مطالبہ کے بعد امدخلقوا من غير شئ امرهم الخ القوت امد خلقوا السموات و الارض بل لا یوقنون۔ سے اور لهم اللہ غیر اللہ سبحان اللہ عما یشرکون تک کی طرح سے مال و دولت۔ قوت و شوکت کا ذکر کیا گیا سوائے سورہ بقرہ کے کہ وہ مدنی ہے۔ اور اس میں بھی سورہ یونس کے چیلنج کو ہی دہرایا گیا ہے۔ گویا وہ علیحدہ چیلنج نہیں صرف بعض واقعات کی وجہ سے ایک چیلنج کو دہرایا گیا ہے۔ اس اہتمام سے کہ ہر جگہ ایسے چیلنج کے ساتھ مال و دولت اور قوت طاقت وغیرہ کا ذکر ہے (صاف پتہ لگتا ہے کہ ان دونوں باتوں کا آپس میں ضرور کوئی جوڑ ہے

اس کے علاوہ ایک اور بات بڑی عجیب ہے۔ کہ جس جگہ تمام قرآن کریم کی مثل کا ذکر ہے۔ دلائل پر مال و دولت، اور قوت و شوکت کا مطالبہ کفار کی طرف سے ہے۔ کہ اس کے پاس خزانہ نہیں۔ کوئی بادشاہت و امارت کا سامان نہیں۔ فرشتوں کی فوج نہیں وغیرہ ذالک اور جہاں پر ایک سورت یا ایک آیت کا مطالبہ ہے وہاں پر کافروں کی طرف سے مال و دولت کا مطالبہ نہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے ہی گویا سوال ہے۔ کہ کیا تمہارے پاس کوئی طاقت و قوت ہے۔ یہ

پھر اگر بھی ایک عجیب بات یہ ہے۔ کہ کسی مطالبہ میں مفتریات کا لفظ ہے۔ اور کسی میں نہیں ہے۔ اور کسی مطالبہ سے قبل کافروں کا دعویٰ اور قول کو نقل کر کے محمدی کی ہے کہ تم جو اسے انتہا کہتے ہو۔ اس کی اتنی مثال تو لے آؤ۔ اور کسی جگہ کافروں کے قول کا ذکر ہی نہیں۔ اپنی طرف سے ہی انہیں چیلنج کیا گیا ہے۔ اور پھر کسی جگہ محمدی سے پہلے خزانوں اور بادشاہت کا سوال ہے۔ اور کہیں محمدی کے بعد مال و دولت اور قوت و شوکت کا سوال ہے۔

ہر جگہ نبی ہمت

ان تمام امور کو مد نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ مطالبات الگ الگ قسم کے ہیں۔ اور ہر جگہ ایک ہی حکمت رکھی گئی ہے۔ مثلاً سورہ نبی اسرائیل میں جہاں سارے قرآن کریم کی مثل لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس میں نہ تو یہ ذکر کیا گیا۔ کہ یہ انتہا ہے نہ ہی قرآن کی مثل پر مفتریات کا لفظ بولا گیا ہے۔

کیونکہ دین سے یہ مطالبہ ہی نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ مفتریات سورت لائے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس پر الہام کیا ہے۔ بلکہ صرف یہ دعویٰ ہے۔ کہ تم سب اگر مل جاؤ۔ کہ ایسا قرآن لاؤ۔ تو ہرگز نہ پاسکو گے۔ پھر اس مطالبہ کے بعد ان کے سوالات کا ذکر کر کے اور ان کا جواب دے کر پھر قرآن شریف کا ذکر کیا ہے۔ کہ ولقد صرفنا فی ہذا القرآن من کل مثل فابی اکثر الناس الاکفورا۔ کہ اس قرآن کریم میں ہر قسم کے روحانی مطالبہ ہیں۔ پس جب ہر قسم کے روحانی مطالبہ کا مطالبہ ہو گا۔ تو لاڈ سارے قرآن کریم کی مثل لانے کا مطالبہ ہو گا۔ کیونکہ قرآن کریم کی کسی ایک سورت میں بھی قرآن کریم کے سارے روحانی مطالبہ نہیں آئے۔ اگر کوئی کہے کہ اس وقت تک سارا قرآن کریم نازل نہ ہوا تھا تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بعض دفعہ مطالبات میں آئندہ زمانے مد نظر ہوتے ہیں۔ اور اس جگہ بھی یہی مراد ہے۔ کہ ذرا اٹھ جاؤ۔ اس کتاب کو مکمل ہونے دو۔ پھر اس کا جواب دینا۔ ابھی سے کیوں شور مچاتے ہو۔ ماضی کے صیغے اس لئے بیان کئے۔ کہ مضامین کا فیصلہ تو ہو ہی چکا تھا۔ یعنی خدا تعالیٰ فیصلہ کر چکا تھا۔ کہ ہم نے اسے کامل کتاب بنا نا ہے۔

پس چونکہ یہاں سورہ نبی اسرائیل میں مقابلہ مضامین کا تھا اس لئے مفتریات کی شرط نہیں لگائی۔ اور نہ ہی آسمانی نصرت کا سوال تھا۔ کہ وہ الہامی نہیں۔ بلکہ اس میں بھی شرط تھی۔ کہ وہ ملکہ قرآن کریم جیسی مکمل کتاب بنا لائیں۔ چونکہ قرآن کریم مکمل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے امر کا صیغہ خاتما یا خلیا تو انہیں لایا گیا۔ بلکہ آئندہ لانے کی ہی صفت نفی کی گئی ہے۔ یعنی دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ تم ہرگز نہ پاسکو گے۔ تو اس دعوے کو سن کر مٹا کا فرزوں نے یہ کہہ دیا۔ کہ یہ کیسی کتاب ہے۔ کہ دعویٰ ہی دعوے ہیں۔ کچھ کر کے تو دکھانا نہیں مانتا۔ اگر یہ کتاب سچی ہوتی تو اس کے دعوے پورے بھی ہوتے۔ کیوں یہ جو اپنی ترقی کی بشارتیں دیا کرتا ہے۔ اس رنگ میں اب پوری نہیں ہوتیں جبکہ اس کی سخت ضرورت ہے۔

سورہ ہود کی آیت

دوسری آیت سورہ ہود والی جس میں کفار کا اعتراض ہے کہ اس کے پاس خزانہ اور اس کے ساتھ ملک نہیں ہیں۔ اس کے جواب میں ان کو کہا گیا ہے۔ کہ تم دس سورتیں مفتریات لے آؤ یعنی اس جگہ دس سورتوں کو بطور خزانہ قرار دیا۔ اور مفتریات کا لفظ ملک کے مقابلہ میں رکھا۔ یہاں پر نبی اسرائیلی والی ترتیب سے الٹا ہے۔ وہاں پر پہلے قرآن کا ذکر ہوا تھا کہ تم ہرگز نہ پاسکو گے۔ اس پر پھر کافروں کا خزانہ وغیرہ کا اعتراض تھا۔ مگر یہاں اس سورہ میں پہلے کافروں کا اعتراض خزانہ اور ملک لانے کا ہے۔ جس کے جواب میں ان کو دس سورتوں کے مفتریات طرد پر لانے کی محمدی ہے۔ کہ تم کہتے ہو۔ اس کے پاس خزانہ نہیں۔ اس کو خزانے کی ضرورت نہیں۔ خزانہ سے بہت بڑھ کر اعلیٰ خزانہ اس کے پاس ہے۔ تم ایسا خزانہ تو پیش کرو

روپے پیسے۔ سونے چاندی والا خزانہ اگر ہو بھی تو بھی تم اس کے مساوی ہو جاؤ گے۔ اور کم و بیش کچھ پیش کر دو گے مگر یہ ایسا خزانہ ہے۔ جو یگانہ اور بے مثل ہے۔ پھر یہ جو کہتے ہو۔ کہ اس کے ساتھ ملک نہیں۔ سو تم بھی اس اپنے خزانے کے ساتھ یہ دعوے کر دینا کہ یہ سورتیں ملک نے ہم پر اتاری ہیں۔ تاہمیں معلوم ہو جائے۔ کہ ملک کے نزول کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں تم پر عذاب نازل ہو گا۔ اور پتہ لگ جائیگا گویا یہاں عقلی و علمی مقابلے کے ساتھ آسمانی مقابلہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

یہاں پر صرف دس سورتوں کے مقابلے کا چیلنج اس لئے دیا۔ کہ یہاں پر کلام سارے قرآن کریم کے متعلق نہ تھا۔ بلکہ گفتگو بعض قرآن کے متعلق تھی۔ یعنی مخالفین متعرض تھے۔ کہ اس قرآن کے بعض حصے قابل اعتراض ہیں۔ جیسے کہ آیت لعنک تارک بعض مایو حیا الیلک سے ظاہر ہے۔ کیونکہ اس آیت میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔ کہ وہ بعض حصے کو قابل اعتراض گردانتے تھے۔ اور اس کے کمزور ہونے کو کئی وجہ سے ظاہر کرنا چاہتے تھے۔ تو ان کو جواب دیا گیا۔ کہ تم کمزور سے کمزور حصے جو جھجھکتے ہو۔ ان کو لے کر دس سورتیں ان کے مقابلہ پر بنا لاؤ۔ دس کا لفظ اس لئے استعمال کیا۔ کہ دس کا عدد مکمل ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ معترض کے دعوے کو رد کرنا مقصود تھا۔ اس لئے اسے دس تک سورتیں بنانے کو کہا۔ کہ ایک مثال نہیں تمہیں دس تک بنانے کی ہم اجازت دیتے ہیں۔ لیکن یہاں دس کا لفظ اس لئے نہیں رکھا گیا۔ کہ وہ ایک سورت لا سکتے تھے۔ بلکہ اس لئے کہ ان کے اس اعتراض کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ یہی تھا۔ کہ انہیں کئی مواقع اعتراض کے دئے جاتے۔ تاکہ بعد میں وہ یہ نہ کہیں۔ کہ تم نے ایک اعتراض کا موقع دیا تھا۔ اس میں ہم سے غلطی ہو گئی۔ اگر زیادہ کا موقع دیتے تو دیکھتے۔ ہم کتنی غلطیاں نکالتے۔ اس لئے کئی مواقع دیتے ہوئے دس کا کامل عدد لے لیا گیا۔ سب کو اس لئے نہیں لیا گیا۔ کہ جن معترضین کا ذکر ہے۔ وہ صرف بعض حصوں کو ہی قابل اعتراض سمجھتے تھے۔ نہ کہ سب کو۔

سورہ یونس کی آیت

سورہ یونس کی آیت میں ایک سورہ کا مقابلہ بھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ اپنے دعوئے کی تردید میں سورت کا مطالبہ تھا۔ نہ کہ کفار کے کسی دعوے کے رد میں۔ اس جگہ یہ ذکر ہے کہ سب تصرف خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور اس تصرف کو کامل ثابت کرنے کے لئے پیچھے دعویٰ کے لئے دنا من یدرؤکم من السماء والارض (۲) من یصلح المسیم والاکبصار (۱۲) من ینخرج الہی من المیت ر ینخرج الہی من المیت (۲) من یدبرا الہی (۵) ہل من شکر کاء کسر من یدبرا الخلق (۶) ہل من شکر کاء کسر من ینحی الہی الخ تو ان کے بعد فرمایا تھا۔ کہ اگر یہ دعوے سچے ہیں۔ تو پھر تم ایک سورت

اسی جھوٹی بنا کر پیش کر دو۔ جس میں یہ سچے باتیں ایسے ہی رنگ میں پیش کی گئی ہوں اور ہم اس مسئلے میں تم پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ ایک ہی سورت کافی ہے۔ پس یہاں چونکہ مطالبہ اپنی طرف سے تھا۔ اس لئے ہلکا کر کے پیش کیا گیا ہے۔ اس آیت میں من متلم سے مراد ویسے ہی معزوں والی سورت ہے جو یہاں بیان ہو چکا ہے۔

سورہ طور کی آیت **فلینا تو یجذب بیتہ متراہم ان کا کل**

صلواتین سویرے نزدیک اس آیت میں سب سے جھوٹا مطالبہ ہے۔ اور وہ صرف ایک آیت کی مثل کا ہے۔ یہ مطالبہ بھی اپنے دعوئے کے ثبوت میں ہے۔ ذکر کفار کے دعوئے کے تو میں۔ وہ دعوئے جس کے ثبوت میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ وہ اس سورت کے شروع میں کیا گیا ہے۔ کہ: **والطور و کتاب مستطور** یعنی رفق مستنور والبتین **المصموم والنجار** مطلب جو رات عذاب اب ریلٹ او واقف **مما لعم من واقع**۔ یعنی یہ کتاب جس کا وعدہ طور پر دیا گیا۔ اور جو کبھی جائیگی۔ اور ہمیشہ پڑھی جائے گی۔ اور دنیا میں پھیلائی جائے گی۔ اور وہ اسلام جس کے پیروؤں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی۔ اور نہ صرف عوام بلکہ اعلیٰ طبقہ کے لوگ روحانی اور جسمانی فضائل والے اس میں داخل ہونگے۔ اور یہ روحانیت کا چشمہ مختلف ملکوں کو سیراب کرے گا۔ ان سب باتوں کو ہم قیامت کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ اس ذکر کے بعد فرمایا تھا۔ کہ کیا یہ لوگ ہمارے اس کلام کو بنا دیتی کہتے ہیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو جس قسم کی پیشگوئی اور پکی گئی ہے۔ اس قسم کی ایک ہی پیشگوئی پیش کر دیں۔ اور منقرات کی بھی شرا نہیں۔ خواہ چھٹی الہامی کتابوں سے ہی پیش کر دیں۔ مگر یاد رکھیں۔ کہیں بھی اس کی نظیر نہیں ملے گی۔

یہ دعوئے گویا سب دعوؤں سے بڑا ہے۔ کہ اس میں منقرات کی بھی شرط نہیں عام اجازت ہے۔ کہ خود بنا لیں۔ یا پہلی کتب سے قرض لے لیں۔ اور زیادہ بڑا مطالبہ بھی نہیں کیا گیا۔ بلکہ صرف ایک ہی مطالبے پر اکتفا کی گئی ہے۔ یہ دعوئے کرنے کے بعد اس بات کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے۔ کہ وہ نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے کہ ایسے کاموں کے لئے تو انسان اور آسمانوں زمینوں کے خالق اور خزاں کے مالک اور داروغہ اور روحانی ترقیات کے مالک اور خوب دان خدا کی ضرورت ہے۔ اور یہ باتیں ان کو نصیب نہیں ہیں یہ اس کی مثال کیسے بنا سکتے ہیں؟

سورہ بقرہ میں سورہ یونس کی طرح کی ہی ایک آیت ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ ان کتبتہ فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فانرا یسور یح من مثله فلا دعوشہ لہ انرا کہ **مصنوعون اللہ ان کتبتہ صلیا تین بقرہ ۳** اس جگہ بھی اپنے دعوئے کے جواب میں ہی یہ فرمایا ہے۔ اور وہ دعوئے شروع میں یوں کیا ہے۔ **ذالک الکتب لاریب** یعنی یہ کتب لادنی

للمتقین۔ سورہ یونس والی آیت سے پہلے ہی لاریب فیہ ہے۔ اور یہاں بقرہ میں ہی لاریب فیہ ہی پہلے آیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک سورت کے مطالبے کو لاریب فیہ سے خاص جوڑ ہے۔ اس جگہ بقرہ میں یہ دعوئے کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم اعلیٰ مدارج روحانیہ تک پہنچاتا ہے۔ اور اگر تم کو اس کے من جانب اللہ اور کامل و اکمل روحانی امور کے پہنچانے والا ہونے میں شک ہے۔ تو اس کے روحانی اثر کا مقابلہ کر لو۔ کوئی ایک سورت لے آؤ۔ جو قرآن کریم کی کسی سورت کے مقابلے میں روحانی تاثیرات رکھتی ہو۔ گویا اس جگہ اس امر پر خاص طور پر روشنی ڈالی ہے۔ کہ قرآن کریم کی کوئی سورت لے لو۔ جو شخص بھی اسے پڑھے گا۔ اس کے دل پر اعلیٰ روحانی اثرات نازل ہونگے۔ اور یہ کہ یہ کتاب بجائے شک پیدا کرنے کے شک کی قاطح ہے۔ اور یہ امر اس کے اعلیٰ اثرات سے ظاہر ہے۔ اس کے اسرار سے واقف لوگ اس کی ہر سورت میں اعلیٰ روحانی اثرات پائینگے تم ان سورتوں میں سے کسی سورت کے مقابلے میں کوئی ایسا کلام یا معبودوں کا کلام پیش کر کے دیکھ لو۔

قصاحت و بلاغت کی شرط

اب رہا یہ سوال کہ آیا اس مقابلے میں فصاحت و بلاغت کی شرط ہے؟ تو میں کہوں گا۔ کہ یقیناً۔ کیونکہ فصاحت و بلاغت کے یہ معنی نہیں ہوتے۔ کہ کوئی خاص لفظ ہی استعمال ہو۔ یا مفہوم کو کسی خاص پیرائے میں ہی ظاہر کیا جائے بلکہ اعلیٰ مطالب کو مورد نظر الفاظ میں ظاہر کرنا مراد ہوتا ہے۔ اور حق یہ ہے۔ کہ اعلیٰ مطالب بغیر اعلیٰ الفاظ اور عمدہ ترکیب کے ادا ہی نہیں ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم بہترین مطالب پر جاری ہے۔ اس لئے ان مضامین کی ادائیگی کے لئے بہترین الفاظ اور بہترین ترکیب کو اختیار کیا گیا ہے۔ پس مشابہ میں وہ خود بخود شامل ہو جائے گی۔ یعنی فصاحت اپنی ذات میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کا قرآن مقابلہ کرتا۔ بلکہ وہ تو ضمنی بات تھی۔ اصلی بات تو روحانی تاثیرات اور اعلیٰ اخلاقی مضامین اور زبردست پیشگوئیوں کا مقابلہ تھا۔ والسلام

فاکسار غلام احمد صاحب مولوی فاضل قادیان

مبایعین اور غیر مبایعین میں فرق

ایک صاحب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں۔

”میں بہت شدہ احمدی نہیں ہوں۔ مگر حضرت مرزا صاحب کی میرے دل میں کافی عزت ہے۔ اور میں حضور کے مشن کی کام کی تفریق نہیں رہ سکتا۔ آپ کے خطبات کا باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں۔ وہ گویا میری روحانی غذا ہیں۔ احمدیت کے متعلق اسی تحقیقات کرنا ہوں۔ اتنا میں ضرور کہوں گا۔ کہ بہ نسبت لاہوری احمدیوں کے حضور کی جماعت اعلیٰ کام کر رہی ہے۔ اور حضور مرزا صاحب علیہ السلام کے عقائد کو بھی بہترین جماعت کے حضور کی جماعت کو اچھا سمجھتا ہوں۔

سیلون میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

ٹائمز آوسیلون بمبئیہ ۱۸۔ نومبر ۱۹۲۸ء لکھتا ہے۔ جماعت احمدیہ سیلون نے جنگ یورپ کی صلح کی یاد میں بھروسہ منفقہ کیا۔ وہ نہایت ہی دلچسپ اور پرجوش تھا۔ احمدی مسلمان رسل نے دانی احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ احمد قادیانی برٹش گورنمنٹ کے نہایت وفادار تھے اور اسی وفاداری کی تلقین آپ نے اپنی جماعت میں بھی کی ہے۔ آپ نے جنگ یورپ اور انجام کار اس میں برطانیہ کی کامیابی کی ثبوت سی پیشگوئیاں کی تھیں۔ اگر جس آپ جنگ سے بہت عرصہ قبل انتقال فرمائے۔ مگر آپ کی پیشگوئیاں بالکل صحیح ثابت ہوئیں۔ اور آپ کے قبعین کا ایمان ہے۔ کہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے برطانیہ کو فتح نصیب ہوئی۔

اس جگہ پر مسٹر اے۔ ایچ سوکیا آڈو مارٹیس نے تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ صلح کا دن تمام دنیا کے احمدی مسلمانوں کے لئے نشانی اور خوشخبری کا دن ہے۔ کیونکہ برطانیہ کی فتح دراصل احمد قادیانی کی فتح ہے۔ لیکر ارٹے کہا۔ کہ آپ نے صاف اور واضح ارغاط میں پیشگوئی کی۔ جو جنگ کے شروع ہونے پر حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی۔ آپ کو برطانیہ کی تکیا لیت کا بھی خدا کی طرف سے علم دیا گیا تھا۔ لیکن ان آسائشوں کے صلہ میں جو اس حکومت کے ذریعہ آپ اور آپ کے قبعین کو حاصل ہیں۔ آپ نے دعاؤں کی۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے فتح و کامرانی بخشنے۔ اور اس کے دشمنوں کو تباہ و برباد کرے۔ چونکہ یہ دعاؤں میں سے کی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اسے سنا۔ اور برطانیہ کو فتح نصیب ہوئی۔ حالانکہ ان دنوں کوئی یہ گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ اتحادیوں کو اس قدر جلد فتح حاصل ہو جائے گی۔ خدا تعالیٰ نے پہلے برطانیہ کو خطر میں ڈالا۔ اور پھر اس کو اور اس کی وجہ سے اتحادیوں کو کامرانی نصیب کی۔ تاکہ دنیا کو دکھادے۔ کہ یہ حضرت احمد قادیانی کی دعاؤں کا اثر ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر اطباء کی کانفرنس

بعض اطباء کی درخواست پر یہ اعلان کیا جا رہا ہے۔ کہ ماسیالانہ کے موقع پر انشاء اللہ قادیانی اطباء کی ایک کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا جس کا نام مولوی نذیر الدین صاحب خلیفۃ المسیح اولیٰ علیہ السلام کے نام پر رکھا جائے گا۔ انشاء اللہ یہ کانفرنس ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ نومبر ۱۹۲۸ء کی درمیانی شب منعقد ہوگی۔ مگر وہ غیرہ کا قبعین ایام علیہ میں انگریزوں کی طرف سے کر دیا جائے گا۔ اس انعقاد میں مندرجہ ذیل کام عمل میں لائے جائیں گے۔ (۱) تمام اطباء اپنے خالص اور محض ہمتوں کو لے کر آئیں۔ (۲) ایسی شجاعت اور شجاعتی جوش سے اس کانفرنس کو شروع کریں۔ (۳) اس کانفرنس کے مقصد اور نیت کے حصول کے لئے اپنی اپنی صلاحیتوں اور طاقتوں کو بروئے کار لائیں۔

میں ایسی شجاعتی جوش سے اس کانفرنس کو شروع کریں۔ (۳) اس کانفرنس کے مقصد اور نیت کے حصول کے لئے اپنی اپنی صلاحیتوں اور طاقتوں کو بروئے کار لائیں۔

میں ایسی شجاعتی جوش سے اس کانفرنس کو شروع کریں۔ (۳) اس کانفرنس کے مقصد اور نیت کے حصول کے لئے اپنی اپنی صلاحیتوں اور طاقتوں کو بروئے کار لائیں۔

فلسطین میں تبلیغ اسلام

عصمت انبیاء و معجزہ شوق القمر پر احمدی مبلغ کی ایک سچی گفتگو

فیض احباب نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ یہاں ایک منصفیت سچی ہے۔ آپ سے گفتگو کرنے کا خواہشمند ہے۔ اور وہ خیال کرتا ہے کہ اس کا شیل فلسطین میں کوئی اور نہیں ہے۔ میں نے کہا وہ تشریف لے آئیں۔ میں ہر وقت حاضر ہوں۔ جب آیا تو اس نے سب سے پہلے معجزہ شوق القمر پر اعتراض کیا۔ کہ یہ قانون قدرت اور علم ہیئت کے خلاف ہے۔ میں نے مفصل طور پر شوق القمر کی کیفیت و قوت اور پھر اس کے ضمن میں جو کفار کی سطوت و حکومت کے زوال اور صحابہ کے عروج کی پیشگوئی تھی۔ بیان کی۔ اور بتایا۔ کہ شوق القمر جیسا کہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے۔ قانون قدرت و علم ہیئت کے قطعاً مخالفت نہیں ہے۔ البتہ بائبل میں کثرت قانون قدرت و علم ہیئت کے مخالفت باتیں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یوشع بن نون کی دعا سے سورج کا وسط آسمان میں پورا ایک دن ٹھہرے رہنا۔ اور اس دن کا دو دن کے برابر ہونا۔ کیونکہ علم ہیئت کے مطابق ہو سکتا ہے۔ رد کیو کتاب یوشع (۲۱) پھر جس ستارہ کو مجوس کے گروہ نے مشرق میں دیکھا تھا۔ اس کا ان کے آگے آگے چلنا۔ اور پھر سورج کے سر پر آکر ٹھہر جانا۔ رد کیو متنی (۲۱) اور نیز روح القدس کے نزول کے وقت آسمانوں کے دروازوں کا کھل جانا۔ رد کیو متنی (۲۱) پھر ان کے بند ہونے کا عدم ذکر وغیرہ کیونکہ علم ہیئت کے مطابق ہو سکتا ہے۔ نیز سورج کا یہ قول کہ سورج اندھیرا ہو جائیگا۔ اور قرآنی روشنی چھوڑ دیگا۔ اور ستارے آسمانوں سے گر پڑیں گے اور آسانی قوتیں ہل جائیں گی۔ نیلی بن آدم کو آسمان کے بادلوں میں بڑی قوت اور شان و زندگی سے آنا ہوا دیکھنے کے رد کیو متنی (۲۴-۲۵) کون منہیت نان صحیح مان سکتا ہے۔ اولاً تو ستارے جب آسمان سے زمین پر گر پڑیں۔ تو اہل زمین کیونکر بچیں گے۔ ثانیاً جب سورج و چاند روشنی دینے سے باز رہے تو کون آنکھوں سے اس کے جلانی نزلوں کا مشاہدہ کریں گے ان باتوں کا اس کے پاس کوئی معقول جواب نہ تھا۔

پھر عصمت انبیاء پر بحث ہوئی جس پر گسے بحث کرنے کا زیادہ شوق تھا۔ اس نے یہ دعویٰ کیا۔ کہ سورج کے سوا سب انبیاء خطاؤں کے ترکیب ہوئے۔ جیسا کہ قرآن مجید سے ظاہر ہے۔ میں نے کہا۔ قرآن شریف کی رو سے حضرت اسماعیل۔ صالح۔ شعیب۔ ذوالکفل اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبارک انہوں نے کوئی خطا کی۔ اس سوال کا سکوت کے سوا کوئی جواب نہ دے سکا پھر میں نے

کہا۔ جن باتوں کو تم گناہ خیال کرتے ہو۔ ان سے بڑھ کر انجیل میں یسوع مسیح کے حق میں باتیں موجود ہیں مثلاً متی (۱۹) میں الدین کی تکویم و تعظیم کا حکم موجود ہے۔ مگر باوجود اس کے جب یسوع مسیح کی والدہ اور بھائی اس سے کوئی بات کرنے کے لئے آئے۔ جبکہ وہ شاگردوں کو درس دے رہا تھا۔ تو ان کی آمد کی خبر پڑ کر کچھ کو یوں جواب دیا۔ میں بھی امی و من بھی امی۔ جو کون ہوتی ہے میری ماں اور کون ہوتے ہیں وہ میرے بھائی۔ اب آپ ہی بتائیے۔ کہ کیا والدہ کی تکویم و تعظیم کے اظہار کے لئے ہی مقدس الفاظہ کہے گئے۔ (رد کیو متنی (۲۱) پھر اس نے یوحنا بچہ میں کہا۔ کہ کچھ سے پہلے جس قدر لوگ آئے ہیں۔ وہ چور اور ڈاکو تھے۔ کیا یہ جمیوں نہیں۔ پھر عید المنطال پر جب اس کے بھائیوں نے اسے یہودی آبادی میں جانے کے لئے کہا۔ کہ تادہ اپنے شاگردوں اور دوسرے لوگوں کو اپنے اعمال دکھائے۔ تو اس نے جانے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ ابھی میرے جوانی کا وقت نہیں آیا کہ جب وہ چلے گئے۔ تو چھپکے سے پوشیدہ طور پر خود بھی وہاں جا پہنچا۔ نیز اس نے یوحنا ہمدان سے پتہ لیا۔ اور وہ پتہ گناہوں سے توبہ اور مغفرت خطایا کا جلیسہ لینا ایک شو کام تھا۔

اسی قسم کی میں نے اس باتیں انجیل سے پیش کیں جن میں سے بعض کے متعلق اس نے دبی زبان سے اقرار کیا۔ کہ واقعی یہ خطا ہے۔ میں نے کہا۔ چلو ایک ہی سہی۔ بہر حال یسوع مسیح خطا کے ترکیب ہوئے۔ جب اس سے میں اس بات کا اقرار لے چکا۔ تو اسے کہا۔ لو اب میں یہ دعویٰ کرتا ہوں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی گناہ کے ترکیب نہیں ہوئے۔ اس نے فوراً جواب دیا۔ کہ انہوں نے نہایت سے لوگوں کو قتل کیا۔ یہی ان کے گناہگار ہونے کے لئے کافی ہے۔ میں نے کہا نہیں اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ کفار مکہ نے صحابہ پر تلوار اٹھائی۔ اور انہیں انوار و انعام کی ایذاؤں اور نکالینے کا نشانہ بنایا۔ اور ان پر ہر قسم کے مظالم توڑے۔ ان میں سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو لوٹ لیا۔ اور انہیں اس قدر تنگ کیا۔ کہ وہ اپنا محبوب وطن چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ لکن یہ صحیح ہے۔ مگر انہیں ان تمام باتوں پر صبر کرنا چاہیے تھا۔ نہ یہ کہ جنگ کرتے۔ اور انہیں قتل کرتے۔ میں نے کہا۔ انجیل میں لکھا ہے۔ کہ جب یہود نے یسوع مسیح کو پکڑا۔ تو اس کے ایک شاگرد نے کامنوں کے سردار کے ایک خادم کا تلوار سے کان کاٹ ڈالا۔ تو یسوع مسیح نے اسے تلوار میاں میں کرنے

کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ لات کل الذین یاخذون السیف بالسیف یہم لکون۔ کہ جو تلوار اٹھاتے ہیں۔ وہ تلوار ہی ہاک لئے جاتے ہیں۔ (رد کیو متنی (۲۱) پس جب کفار نے اسلام کو ماننے اور مسلمانوں کو نابود کرنے کے لئے تلوار اٹھائی۔ تو حسب قول مسیح کہ جو تلوار اٹھاتا ہے۔ وہ تلوار سے ہی مارا جاتا ہے صحابہ پر لازم تھا۔ کہ وہ بھی ان کے مقابلہ میں تلوار اٹھاتے۔ تاہم کافران سچا ہو۔ پس اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا کہ مسیح نے جو پکڑا۔ یوں لاریا مانو کہ آنحضرت صلعم کفار سے جنگ کرنے میں حق بر تھے۔ آخر اسے ان لوگوں کے سامنے جن کے آگے وہ لائیں مارنا تھا۔ سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ اور غیر احمدی دوستوں نے بھی کہا کہ ہم نے یہاں کے علماء سے اس قسم کے زبردست دلائل آج تک نہیں سنے۔

خادم جلال الدین شمس احمدی از حیفہ

اقتباس

مصطفیٰ کمال پاشا کا جام صحت

مصطفیٰ کمال ایک اسلامی سلطنت کے باوجود نہیں۔ بلکہ حقیقت پڑکی باشندوں کے تلوپ پر حکمران کرنے والے ہیں۔ آپ نے اپنے ملک کی سیاسی اور تمدنی ترقی کی خاطر جو جدید اصلاحات جاری کی ہیں۔ اور جن سے خردان کے ملک کے قدیم خیال کے علماء اور ان کے تابعین کو سخت تلاف ہے۔ ان کی نسبت ہمیں اس وقت کچھ کہنا نہیں ہے۔ بلکہ حال میں رہا گیا ہے "جام صحت" کے نام سے انہیں نے میرے مجمع میں بادہ احمد کا جو جام نوش فرمایا اس کی نسبت ہمیں صرف یہ عرض کرنا ہے۔ کہ بادہ نوشی خواہ چھپکے کی جائے۔ یا کھل کھلا ہی صورت میں قابل موافق نہیں۔ ایک عظیم الشان مجمع کے روبرو مصطفیٰ کمال نے شراب نوش فرمائی۔ تو آپ نے اس بات کو مخبر بیان کیا۔ کہ وہ کھل کھلا شراب پی رہے ہیں۔ اور شریعت

مولوی ظفر علی کے مسلسل مقالات

جن لوگوں کو حاجی ظفر علی صاحب کے اذات و تحریک کا حال معلوم ہے وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ آپ کا ہر مضمون خواہ وہ بیانات مالوی کی توہین میں ہو یا انقلاب کی مخالفت میں لکھا جائے۔ یوں لانا شوکت علی کی منہی اٹلانے کے لئے ہو۔ یا نہر و پورٹ کی حمایت کے لئے سرچشم کیا جائے۔ ہمیشہ ابتداءً آفرینش اور ہبوط آدم یا کم از کم ابتداءً محمد اسلام سے شروع ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ مسلم آؤٹ لکٹ سیاست اور انقلاب کے خلاف میں سلسلہ مضامین کی تمہید اٹھائی گئی ہے۔ وہ یہی قرن اولے کے زمانہ آغاز کے تذکرے ہی سے شروع کیا گیا ہے۔

لیکن جناب کے مسلسل مقالات کا ہمیشہ سے یہ حال رہا ہے۔ کہ ایک دفعہ شروع ہو کر پھر انجام کو نہیں پہنچے۔ بلاشبہ قتل مرتد و الاسلہ مضامین اپنی سولہ ترہ اقتطاط میں مکمل ہو گیا تھا۔ لیکن اس کی تکمیل کا سبب یہ تھا کہ وہ مضمون غریب تمہر کا لکھا ہوا تھا۔ اور قبلہ حاجی صاحب صرف اتنی باتیں

میں نے کہا۔ اس کا جواب نہ دے سکا پھر میں نے

اجتہاد احمدیہ خاموشی و زبانیں جراد سلسلہ احمدیہ

لفصل جو آپ کو حضرت امام کے خطبات جمعہ و تقاریر پر تنزیہ اور دیگر پیش آمدہ واقعات پر ہر ایک ایسا ہی ہونی چاہئے۔ ہفتہ میں دو بار قیمت سالانہ آٹھ روپے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اس کی توسیع اشاعت میں پوری کوشش سے کام لے۔ اور طلبہ پر خیر امدادوں کے نام اور اپنے ذمہ کا بقایا یا پیشگی قیمت جمع کرادے۔

ریویو اردو حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کہ ریویو آف ریجنز کے خریدار کم از کم دس ہزار ہوں۔ ضرور پوری ہونی چاہئے۔ یہ رسالہ ہر مہینے علمی مضامین سے معمور ہوتے ہیں۔ قیمت تین روپے سالانہ طلباء و غیر احمدیوں کیلئے اڑھائی روپے۔

ریویو انگریزی لندن سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت کم از کم اتنی کر دینی چاہئے کہ تمام یورپ میں حضرت احمد رسول بزدانی کا پیغام پہنچ سکے۔ قیمت سالانہ سات روپے طلباء کے لئے نصف۔

سن رائزر ہندوستان میں انگریزی خواں نوجوان طبقہ کا رہنما طلباء کو عقائد اسلامیہ پر مضبوط کرنے اور انہیں غیر مذاہب کے اعتراضوں کا جواب دینے کے لئے تیار کرتا ہے۔ ہینے میں دو بار انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت صرف دو روپے سالانہ طلباء کے لئے برائے نام عمر تمام معتدین جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے علاقے کے سکولوں۔ لائبریریوں انگریزی خوانوں میں اس کی اشاعت بڑھائیں۔ اس کی مالی امداد کریں۔ تاہم زیادہ سے زیادہ شائع کر سکیں۔

مصباح سن رائزر کے خریدار کم از کم پانچ ہزار روپے دینے چاہئیں۔ اجاب اس کے لئے خاص طور پر تیار ہو جائیں۔ احمدی خواتین کا اخبار۔ ہینے میں دو بار مستورات کی علمی عملی ترقی میں مشعل راہ ہوتی ہیں۔ عورتوں ہی کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہر گھر میں اس کو جاری کرنا چاہئے۔ اور طلبہ سالانہ کے موقعہ پر اس کو کم از کم پانچ سو خریدار درمل جائیں۔ ہمارے سلسلہ کی خواتین کی ہمت سے یہ بعید نہیں۔ صرف کوشش درکار ہے۔ قیمت سالانہ صرف دو روپے آٹھ آنے (پنہ)

احمدیہ گزٹ سلسلہ احمدیہ کے عملی کام دکھانے والا اور نظارتوں کے احکام و اعلانات پہنچانے والا۔ قیمت برائے نام صرف ایک روپیہ سالانہ جن اجاب نے اب تک جلد دوم اور پھر جلد سوم کا چندہ نہیں دیا

دہ ہربانی کر کے طلبہ پر ادا کر دیں۔
اجاب سے درخواست
میری یہ تمام مندرجہ بالا تجویز جماعت کے افراد کو سنادیں۔ اور ان اخبارات کے لئے متفقہ طور پر جو امداد ہو سکے۔ اس کے لئے ایک فیصلہ فرمائیں۔ دفتر طبع و اشاعت جس کے اہتمام میں یہ اخبارات نکلتے ہیں۔ طلبہ سالانہ کے ایام عشرہ میں صبح نماز فجر سے لے کر۔ ان کے تک اور پھر طلبہ کی کارروائی ختم ہونے کے بعد ۹ بجے رات تک کھلا رہا کرے گا۔ اجاب کو چاہئے۔ کہ اپنے اپنے ذمے کے بقایا اور آئندہ سال کی پیشگی قیمتیں جمع کر کے رسید حاصل کریں۔ اور ہر ہفتہ نماز کو خریداروں کے نام لکھے ہوئے محررین متعلقہ کے حوالے کر دیں۔ ہنتم طبع و اشاعت قادیان

مجلس مشاغل ۱۹۲۶ء فیصلہ ہمت کے متعلق

چونکہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس لئے اجاب کی واقفیت اور اطلاع کے لئے مجلس مشاغل اور کمیٹی کے قواعد کے متعلق ایک تجویز اور اس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد شائع کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ جمہور موصی اجاب اسے غور سے پڑھیں گے۔
تجویز :- جس شخص کی وصیت کرنے کے وقت کوئی جائداد نہ ہو۔ مگر آمد ہو۔ وہ آمد کے حصہ کی وصیت کرے۔ اور یہ بھی وصیت کرے۔ کہ مرنے کے وقت جس قدر جائداد میری ایسی ثابت ہو جو مجھ بطور ورثہ یا میری ہو۔ یا ایسی آمد سے پیدا کی گئی ہو۔ جس کا حصہ وصیت میں نے ادا نہ کیا ہو اس کے بھی حصہ کی مالک صدراجن احمدیہ قادیان ہونگی۔ جو پوری محمد حسین صاحب۔ شیخ محمد حسین صاحب اور جوہری ظفر اللہ خاں صاحب کی تجویز تھی۔ کہ صورت مندرجہ بالا میں آمد کی وصیت بھی ہو۔ اور یہ بھی ہو۔ کہ جس قدر جائداد مرنے کے وقت ثابت ہو۔ اس کے حصہ کی مالک بھی صدراجن احمدیہ قادیان ہونگی۔

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح :- یہ تجویز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے فیصلہ کے تحت ہے۔ اس لئے اس کے لئے اگر کوئی گفتگو سن سکتا ہوں۔ تو یہی کہ فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریح کی جائے۔ یہ نہیں سن سکتا کہ ایسا ہو سکتا ہے۔ اور ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ آخر حضور نے فرمایا۔ سب کمیٹی کی قلت کی جو رائے ہے۔ اس کی تائید میں چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نص نکل آئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ قلت رائے کی تشریح صحیح ہے۔ اس لئے ضروری اس بارے میں

کوئی بحث نہیں کر سکتی۔ اسی میں ہونا چاہئے۔ کہ آمد کی بھی وصیت ہو۔ اور یہ بھی ہو۔ کہ جس قدر جائداد مرنے کے وقت ثابت ہو۔ اس کے حصہ کی بھی مالک صدراجن احمدیہ قادیان ہونگی۔ سید محمد سرور شاہ سیکرٹری مجلس کارپوراٹرز صاحب قبرستان مقبرہ ہشتی قادیان

اعلانات امور عامہ

ایک معزز مہتمم زمیندار کو اپنے تین لڑکوں کی تعلیم کے لئے ایک استاد کی جو انٹرنس تک تعلیم دے سکے۔ اور عربی بھی کچھ جانتا ہو ضرور مکان رہائش خوراک کے علاوہ چالیس چالیس روپے ماہوار تک تنخواہ دی جائیگی۔ خواہشمند بہت جلد اپنی اپنی درخواست بموجہ نقل استاد و تصدیق چال چلین و احمیت سیکرٹری یا امیر مقامی سے کرنا کر بھیج دیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل میکاردوں کے معاش کا اگر کوئی صاحب انتظام فرما سکیں۔ تو اطلاع دیں۔
۱۔ چند موٹر ڈرائیور بیکار ہیں۔ ۲۔ چند ڈبل پاس نوجوان ۳۔ بڑھی۔ معمار۔ لوہار۔ ۴۔ ایک بٹواری نہر۔ کسی جاگیردار مربعوں دالوں کی جاگیر پر بطور کارندہ یا مختار ملازمت کے متمنی ہیں۔ خط و کتابت دفتر امور عامہ سے کجائے۔ قائم مقام ناظر امور عامہ قادیان

نہرو رپورٹ سے بیزاری

یکم دسمبر ۱۹۲۵ء اپرلز میں زیر صدارت جوہری حشمت علی خاں صاحب جلسہ ہوا۔ جس میں موضع ملیانہ اور پنگلانا کے اجاب بھی شامل ہوئے۔ اور اتفاق رائے سے حسب ذیل ریزولیشن پاس ہوئی۔
۱۔ چونکہ نہرو رپورٹ میں مسلمانوں کے حقوق کی پامالی کی گئی ہے۔ اس لئے وہ ناقابل قبول ہے۔
۲۔ جب کبھی ہندوستان کو ڈومینین اسٹیٹس حکومت ملے تو اس میں طرز حکومت نیڈل ہونا چاہئے۔ اور اس میں اقلیتوں کے حقوق کی نگہداشت کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ اور مرکزی حکومت میں مسلمانوں کو کم از کم حق نیابت ضرور ہی ملنی چاہئے۔
۳۔ صوبہ سندھ کو بلوچستان سے ملا کر اسے حق نیابت دیا جائے۔ نیز صوبہ سرحد کی بھی حق نیابت ملنا چاہئے۔
۴۔ مذہبی امور میں کامل آزادی ہو۔ اور کوئی جدید قانون نہ بنایا جائے۔ جب تک کہ اس قوم کے پچھلے ممبر اس کی تائید نہ کریں۔ جس قوم پر کہ اس کا اثر پڑتا ہے۔
۵۔ کوئی قانون اساسی ملک کی تمام متفقہ پارٹیوں کے متفقہ فیصلہ کے بغیر پاس نہ کیا جائے۔ اور وہ بھی اس حالت میں جبکہ پچھلے ممبر یا اس سے زیادہ اس کی تائید میں ہوں۔

جو آپ کو حضرت امام کے خطبات جمعہ و تقاریر پر تنزیہ اور دیگر پیش آمدہ واقعات پر ہر ایک ایسا ہی ہونی چاہئے۔ ہفتہ میں دو بار قیمت سالانہ آٹھ روپے ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔ اس کی توسیع اشاعت میں پوری کوشش سے کام لے۔ اور طلبہ پر خیر امدادوں کے نام اور اپنے ذمہ کا بقایا یا پیشگی قیمت جمع کرادے۔
حضرت مسیح موعودؑ کی خواہش کہ ریویو آف ریجنز کے خریدار کم از کم دس ہزار ہوں۔ ضرور پوری ہونی چاہئے۔ یہ رسالہ ہر مہینے علمی مضامین سے معمور ہوتے ہیں۔ قیمت تین روپے سالانہ طلباء و غیر احمدیوں کیلئے اڑھائی روپے۔
لندن سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی اشاعت کم از کم اتنی کر دینی چاہئے کہ تمام یورپ میں حضرت احمد رسول بزدانی کا پیغام پہنچ سکے۔ قیمت سالانہ سات روپے طلباء کے لئے نصف۔
ہندوستان میں انگریزی خواں نوجوان طبقہ کا رہنما طلباء کو عقائد اسلامیہ پر مضبوط کرنے اور انہیں غیر مذاہب کے اعتراضوں کا جواب دینے کے لئے تیار کرتا ہے۔ ہینے میں دو بار انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت صرف دو روپے سالانہ طلباء کے لئے برائے نام عمر تمام معتدین جماعت احمدیہ کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے علاقے کے سکولوں۔ لائبریریوں انگریزی خوانوں میں اس کی اشاعت بڑھائیں۔ اس کی مالی امداد کریں۔ تاہم زیادہ سے زیادہ شائع کر سکیں۔
سن رائزر کے خریدار کم از کم پانچ ہزار روپے دینے چاہئیں۔ اجاب اس کے لئے خاص طور پر تیار ہو جائیں۔ احمدی خواتین کا اخبار۔ ہینے میں دو بار مستورات کی علمی عملی ترقی میں مشعل راہ ہوتی ہیں۔ عورتوں ہی کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ ہر گھر میں اس کو جاری کرنا چاہئے۔ اور طلبہ سالانہ کے موقعہ پر اس کو کم از کم پانچ سو خریدار درمل جائیں۔ ہمارے سلسلہ کی خواتین کی ہمت سے یہ بعید نہیں۔ صرف کوشش درکار ہے۔ قیمت سالانہ صرف دو روپے آٹھ آنے (پنہ)
سلسلہ احمدیہ کے عملی کام دکھانے والا اور نظارتوں کے احکام و اعلانات پہنچانے والا۔ قیمت برائے نام صرف ایک روپیہ سالانہ جن اجاب نے اب تک جلد دوم اور پھر جلد سوم کا چندہ نہیں دیا